عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۱۵ تا ۲۱ / ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۴ تا ۱۰ / جون ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۲

## معیتِ الٰہیہ

## انسانیت کے محسنِ اعظم

## مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کی حقیقت

## ہمارا ماضی اور حال

## پرسکون زندگی کا حصول

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.com

## قادیانیوں کو مسجد تعمیر کرنے سے جبراً روکنا کیسا ہے؟

س:...... احمدیوں کو مسجدیں بنانے سے جبراً روکا جارہا ہے۔ کیا یہ جبر اسلام میں آپ کے نزدیک جائز ہے؟

ج:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کے ساتھ کیا کیا تھا؟ اور قرآن کریم نے اس کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ شاید جناب کے علم میں ہوگا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

آپ حضرات دراصل معقول بات پر بھی اعتراض فرماتے ہیں۔ دیکھئے! اس بات پر تو غور ہوسکتا تھا (اور ہوتا بھی رہا ہے) کہ آپ کی جماعت کے عقائد مسلمانوں کے سے ہیں یا نہیں؟ اور یہ کہ اسلام میں ان عقائد کی گنجائش ہے یا نہیں؟ لیکن جب یہ طے ہوگیا کہ آپ کی جماعت کے نزدیک مسلمان، مسلمان نہیں اور مسلمانوں کے نزدیک آپ کی جماعت مسلمان نہیں تو خود انصاف فرمائیے کہ آپ مسلمانوں کو اور مسلمان آپ کو اسلامی حقوق کیسے عطا کرسکتے ہیں؟ اور از روئے عقل وانصاف کسی غیرمسلم کو اسلامی حقوق دینا ظلم ہے؟ یا اس کے برعکس نہ دینا ظلم ہے؟

میرے محترم! بحث جبر واکراہ کی نہیں بلکہ بحث یہ ہے کہ آپ نے جو عقائد اپنے اختیار وارادے سے اپنائے ہیں ان پر اسلام کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ان پر اسلام کا اطلاق ہوتا ہے تو آپ کی شکایت بجا ہے نہیں ہوتا تو یقیناً بے جا ہے۔ اس اصول پر تو آپ بھی اتفاق کریں گے اور آپ کو کرنا چاہئے۔

اب آپ خود ہی فرمائیے کہ آپ کے خیال میں اسلام کس چیز کا نام ہے؟ اور کن چیزوں کے انکار کردینے سے اسلام جاتا رہتا ہے...... اس تنقیح کے بعد آپ اصل حقیقت کو سمجھ سکیں گے جو غصہ کی وجہ سے اب نہیں سمجھ رہے۔

## حضرت یحییٰ علیہ السلام غیرشادی شدہ تھے:

س:...... میں نے ایف اے کی اسلامیات کی کتاب میں پڑھا ہے کہ: ''حضرت یحییٰ شادی شدہ ہیں۔'' جبکہ ایک روزنامہ کے بچوں کے صفحہ میں لکھا ہے کہ: ''حضرت یحییٰ شادی شدہ نہیں ہیں''۔ کیا یہ سچ ہے کہ حضرت یحییٰ شادی شدہ نہیں ہیں؟

ج:...... جی ہاں! حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دونوں پیغمبروں نے نکاح نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو جب قرب قیامت میں نازل ہوں گے تو نکاح بھی کریں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے، اس لئے صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام ہی ایسے ہیں جنہوں نے شادی نہیں کی، اس لئے قرآن کریم میں ان کو ''حصور'' فرمایا گیا ہے، اس لئے اگر آپ کی اسلامیات میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا شادی شدہ ہونا لکھا ہے تو غلط ہے۔

## قادیانی نواز وکلاء کا حشر:

س:...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک علاقہ میں قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کے پوسٹر اپنی دکانوں پر لگاکر کلمہ طیبہ کی توہین کی۔ اس حرکت پر وہاں کے علمائے کرام اور غیرت مند مسلمانوں نے عدالت میں ان پر مقدمہ دائر کردیا اور فاضل جج نے ان قادیانیوں کی ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے انہیں جیل بھیج دیا۔ اب عرض یہ ہے کہ وہاں کے بعض بظاہر مسلمان کہلانے والے وکلاء ان قادیانیوں کی پیروی کررہے ہیں اور چند ٹکوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز ثابت کرنے کیلئے جدوجہد کررہے ہیں۔ برائے کرم قرآن وحدیث نبوی کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرمائیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ان وکلاء کا کیا حکم ہے؟

ج:...... قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے قیامت کے دن مرزا غلام احمد قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت اور وکالت کرتا ہے وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں ہوگا، خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

سرپرست اعلیٰ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

سرپرست

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۳ شمارہ:۲ ۱۵ تا ۲۱/ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۴ تا ۱۰/جون ۲۰۰۴ء



## بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ



مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا


## اس شمارے میں


| | | |
|---|---|---|
| اداریہ | | 4 |
| معیت الہیہ | (مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ) | 6 |
| محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم | (مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ) | 8 |
| پرسکون زندگی کا حصول | (حضرت قاری محمد طیب قاسمیؒ) | 10 |
| ہمارا ماضی اور حال | (شمس الحق ندوی) | 13 |
| آزمائش کی گھڑی اور ہماری روش | (امین الدین شجاع الدین) | 16 |
| مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کی حقیقت | (ابومعاویہ محمد طیب فاروقی) | 18 |
| اخبار عالم پر ایک نظر | | 22 |



## مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا بشیر احمد

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا سعید احمد جلال پوری

صاحبزادہ طارق محمود

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد

قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان



زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں



لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340


ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈی نینس پر نظر ثانی کا مسئلہ

# ناموس رسالتؐ اور اسلامی قوانین کے تحفظ کیلئے ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا

جمعہ ۲۱/مئی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کی اپیل پر پورے ملک میں ناموس رسالت اور حدود آرڈیننس کے تحفظ اور جنرل مشرف کی جانب سے ان قوانین میں نظر ثانی وترمیم کے عندیہ کے خلاف زبردست یوم احتجاج منایا گیا۔ اس موقع پر ملک بھر کی ہزاروں مساجد میں ناموس رسالتؐ کے قانون میں تبدیلی کے حکومتی عزائم کے خلاف مذمتی قراردیں منظور کی گئیں اور لاکھوں مسلمانوں نے یوم احتجاج مناتے ہوئے شدید غم وغصے کا اظہار کیا اور ان قوانین پر نظر ثانی یا جائزے کی تجاویز کو یکسر مسترد کرتے ہوئے ان قوانین کو ان کی اصل شکل میں برقرار رکھنے انہیں مزید تحفظ دینے اور دیگر تمام اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق اسلام آباد راولپنڈی' کراچی' لاہور' کوئٹہ' پشاور' ملتان' فیصل آباد' حیدرآباد' سرگودھا' ساہیوال' اوکاڑہ' بہاولنگر' ڈیرہ اسماعیل خان' میانوالی' سجاول' ٹھٹھہ' ٹنڈو آدم' سکھر' لاڑکانہ' میرپور خاص' رحیم یار خان' اٹک' نوشہرہ' چمن' ژوب' لورالائی' مستونگ' خضدار' قلات سمیت ملک کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں خطاب کرتے ہوئے مولانا خواجہ خان محمد' مولانا فضل الرحمٰن' سید نفیس شاہ الحسینی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزی' جمعیت علمائے اسلام کے مولانا سید حماد اللہ شاہ' حافظ عبدالقیوم نعمانی' مولانا احسان اللہ ہزاروی' راولپنڈی کے قاری سعید الرحمٰن' مولانا عتیق الرحمٰن' قاری محمد ابراہیم' مفتی محمود الحسن' اسلام آباد کے قاری عبدالوحید قاسمی' مولانا عبدالعزیز' مفتی خالد میر' پشاور کے مفتی شہاب الدین پوپلزئی' مولانا نورالحق نور' لاہور کے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' حافظ ریاض درانی' کوئٹہ کے مولانا عبدالواحد' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا عبداللہ منیر' مولانا انوار الحق حقانی' مولانا حسین احمد شرودی' حیدرآباد کے مولانا محمد نذر عثمانی' قاری کامران احمد' مولانا عبدالسلام قریشی' مولانا عبدالرحیم رحیمی' ٹنڈو آدم کے علامہ احمد میاں حمادی' مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر مکی' میرپور خاص کے مولانا محمد علی صدیقی' سکھر کے قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا محمد حسین ناصر کے علاوہ دیگر مقتدر علمائے کرام مولانا فضل الرحیم' مولانا محمد یوسف خان' شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف' مولانا محمد اسعد تھانوی' مولانا قاری محمد حنیف جالندھری' مولانا عبدالرؤف ربانی نے کہا کہ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے یا تبدیلی کے بارے میں سوچنا بھی پاکستان کی سالمیت کے منافی ہے۔ ناموس رسالت کا قانون کسی اقلیت کے خلاف نہیں بلکہ عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ناموس انبیائے کرام علیہم السلام کے تحفظ کے لئے ہے۔ توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم پاکستان کی سالمیت کے خلاف اور اس قانون کو غیر مؤثر بنانے کی سازش ہے۔ امریکا کی ایما پر ملک کے سابق وزرائے اعظم بے نظیر بھٹو اور نواز شریف نے اس قانون میں ترمیم کرنے کی کوشش کی تو وہ اپنے اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اب جنرل مشرف کو اس قانون میں ترمیم کا مشورہ دینے والے ان کے ہمدرد نہیں بلکہ ان کے اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ امریکا اور یورپ گزشتہ کئی دھائیوں سے پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کرتے ہوئے ان قوانین میں تبدیلی کے لئے دباؤ ڈالتے آرہے ہیں اور ہر سال انسانی حقوق کی پامالی کے نام پر رپورٹ شائع کرکے پاکستان پر تنقید کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے حکمرانوں پر بوکھلاہٹ طاری ہوجاتی ہے اور وہ معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے اس قانون میں تبدیلی کے بارے میں غور کرنے کا عندیہ دیتے ہیں حالانکہ اسلامی قوانین کے سلسلے میں ہم کسی قسم کی

ختم نبوت

مداخلت برداشت کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے نام پر یہ ملک قائم ہوا ہے۔ توہین رسالت کا مجرم خواہ کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو اور وہ کسی بھی طبقے سے تعلق کیوں نہ رکھتا ہو ہم اس کو کسی قیمت پر معاف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر اس قانون میں تبدیلی کی گئی تو مجبوراً توہین رسالت کے مجرموں کا معاملہ مسلمان خود حل کریں گے جس کا خمیازہ حکومت کو بھگتنا پڑے گا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں اگر دس ہزار مسلمان اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں تو آج بھی لاکھوں مسلمان توہین رسالت کے قانون کے تحفظ کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کرنا اپنی سعادت تصور کریں گے۔ جنرل مشرف اور موجودہ حکومت مسلمانوں کے اس نازک اور حساس مسئلہ کو نہ چھیڑیں ورنہ ان کی حکومت باقی نہیں رہے گی۔ مذمتی قراردادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت کے قانون یا اسلامی دفعات اور قادیانیت سے متعلق ترامیم سے متعلق جائزہ وغیرہ کا سلسلہ ختم کیا جائے اور ناموس رسالتؐ کے قانون اور حدود آرڈیننس کو ان کی سابقہ حالت میں ہی برقرار رکھا جائے۔

اس موقع پر ہم حکومت پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس نے اس نازک معاملے کو چھیڑ کر ملک بھر میں بسنے والے چودہ کروڑ مسلمانوں ہی کے نہیں بلکہ پوری دنیا میں بسنے والے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بھی مجروح کیا ہے۔ حکومت کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم فوجی اڈے یا لاجسٹک سپورٹ کی فراہمی نہیں جس پر قوم محض احتجاج کر کے خاموش ہو جائے گی بلکہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بچہ بچہ کٹ مرنے کے لئے تیار ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ جنرل مشرف جو اپنے آپ کو آل رسول شمار کرتے ہیں، وہ خود ناموس رسالت کے تحفظ سے دستبردار ہونے کو ہیں۔ جنرل مشرف کان کھول کر سن لیں کہ اسلامی قوانین بالخصوص ناموس رسالت کے تحفظ کا قانون مسلمانوں کے لئے ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ ناموس رسالتؐ وہ چیز نہیں کہ جنرل مشرف پاکستان سے اس کا تقابل کر کے ''پہلے پاکستان'' کے نعرے لگانا شروع کر دیں۔ یاد رکھیں! ناموس رسالت کا تحفظ ہی پاکستان کی اساس ہے۔ پاکستان کو ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہی بنایا گیا تھا۔ اس لئے اس ملک میں ناموس رسالتؐ کے حوالے سے کوئی نرم رویہ اختیار کرنے یا امریکی حکومت کی ڈکٹیشن کو قبول کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اگر اس ملک میں ''قائداعظم'' کی توہین جرم تصور ہوگی اور ''توہین قائد'' کا قانون رائج رہے گا تو یہاں ''رسول اعظم'' صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اس سے بھی بڑھ کر جرم تصور ہوگی اور یہاں ''توہین رسالت'' کا قانون بھی ہر حال میں رائج رہے گا۔ قیامت کے دن ایک طرف محافظین ناموس رسالت کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف دشمنان ناموس رسالت اور ان کے حواریوں کا کیمپ ہوگا۔ اس دن عزت و شرف اور دائمی نجات محافظین ناموس رسالت کا مقدر ہوگی جبکہ ذلت و رسوائی اور دردناک عذاب دشمنان ناموس رسالت اور ان کے حواریوں کا مقدر ہوگا۔ جنرل صاحب! محافظین ناموس رسالت کے کیمپ میں شامل ہونے کی کوشش کیجئے اور خود کو دشمنان ناموس رسالت کے کیمپ میں شامل ہونے یا دشمنان ناموس رسالت کا ساتھ دینے سے بچائیے۔ یاد رکھئے! تاریخ ناموس رسالت کا تحفظ کرنے والوں کو صاحبان عزت و اقتدار اور ناموس رسالت کا عدم تحفظ کرنے والوں کو صاحبان ذلت و بے اقتدار دیکھ چکی ہے۔ جنرل مشرف! آیئے اور ایک نئی تاریخ رقم کیجئے اور وہ ہے ناموس رسالت کے تحفظ کو ہر دیگر چیز پر فوقیت دینے کی تاریخ اور اس کے لئے امریکی حکومت تک کو خاطر میں نہ لانے کی تاریخ۔ آپ کی رقم کردہ یہ تاریخ آپ کے لئے سرمایہ عزت و افتخار اور دنیا بھر کے تمام مسلم حکمرانوں کے لئے مشعل راہ ہوگی۔ آیئے! اس نئی تاریخ کو رقم کیجئے اور بروز قیامت شفاعت نبویؐ کے حصول کے حق دار بنئے۔

## ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاد دہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

ختم نبوت

# معیتِ الٰہیہ

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری نوراللہ مرقدہ' حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ زیرنظر مضمون اللہ رب العزت سے ربط و تعلق کے حوالے سے ایک بے مثال تحریر ہے' جس میں تعلق مع اللہ اور اللہ کی معیت اور اس کے اثرات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

## تعلق مع اللہ کی دولت سلطنت ہفت اقلیم سے بہتر ہے:

اللہ تعالیٰ کی معیت پاک میں بڑی قوت ہوتی ہے' ہر وقت ہر حال میں اپنے اللہ پر نظر رہتی ہے' اس دولت کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت ہیچ ہے۔ حضرت شاہ فضل رحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنج مراد آبادی کی مجلس میں ایک مولوی صاحب جو نواب رامپور کے مقرب تھے' حاضر ہوئے' شاہ صاحب علوم و معارف بیان فرمانے میں مشغول تھے' ذرا موقع دیکھ کر مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! نواب صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ اگر شاہ صاحب کو آپ ہمارے یہاں لائیں تو ہم ایک لاکھ روپیہ نذر پیش کریں گے' حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ اجی ایک لاکھ پر ڈالو خاک اور ہماری بات سنو' اور پھر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں میں مشغول ہوگئے جب حضرت فارغ ہوئے تو مولوی صاحب سے فرمایا: اجی سنو:

جو دل پہ ہم اس کا کرم دیکھتے ہیں
تو دل کو بہ از جامِ جم دیکھتے ہیں

سبحان اللہ! اللہ والوں کو کس قدر استغناء ہوتا ہے' اللہ کی عظمت کے سامنے سارا جہاں ہیچ نظر آنے لگتا ہے:

چو سلطان عزت علم برکشد
جہاں سر بجیب عدم درکشد

جب حق تعالیٰ کی جلالت و عظمت شان کا ظہور ہوتا ہے تو ان کی کبریائی کے سامنے یہ جہاں اپنا سر گریبان عدم میں ڈال دیتا ہے۔

## حضرات اصحاب کہف کے کارناموں میں معیتِ الٰہیہ کا فیض:

حضرات اصحاب کہف کون تھے؟ ان کا قصہ عجیب ہے' یہ غریب اور مزدور طبقے کے چند انسانوں کی ایک جماعت تھی' یہ لوگ اسی شہر کے کافر بادشاہ کے ملازم تھے' کوئی باورچی تھا' کوئی نان بائی تھا' جب ان کو ایمان نصیب ہوا اور حق تعالیٰ کی عظمت ان کے دلوں میں راسخ ہوگئی تو ان کے تعلق مع اللہ کی قوت جوش میں آئی اور

**مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ**

بادشاہ سے مناظرہ کے لئے تیار ہوگئے وہ کافر بادشاہ نہایت ظالم تھا' جو اس بادشاہ کی پرستش نہ کرتا' اس کو سخت عذاب دیتا' لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وربطنا علی قلوبھم" ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کردیا تھا۔ جس کے قلب پر میاں (اللہ تعالیٰ) کا ہاتھ ہو اس کی ہمت کو کیا پوچھتے ہو؟ بادشاہ کے مقابلے میں مناظرۂ توحید کے لئے آج وہ افراد کھڑے ہوئے ہیں جو کس درجہ مادی اعتبار سے کمزور اور بے سروسامان ہیں" وربطنا علی قلوبھم" کے سوا ان کے پاس کوئی قوت نہ تھی' مگر اس نعمت کے ہوتے ہوئے کسی چیز کی ضرورت بھی نہیں' ارشاد فرماتے ہیں: "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں؟" اگر اللہ سے تعلق ہے تو سب کچھ حاصل ہے اور اگر ان کے تعلق سے قلب محروم ہے تو کچھ بھی حاصل نہیں' یہ دنیا کی لذات تو سب فنا ہونے والی ہیں' یہ سب ہنگامے ایک دن ختم ہونے والے ہیں:

جام تھا' ساقی تھا' مے تھی اور در میخانہ تھا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

دنیا میں ہر چیز کا عوض اور بدل ہوسکتا ہے مگر تعلق مع اللہ اگر نصیب نہ ہوا تو اس کا کوئی بدل نہیں ہے' اسی کو کسی عربی شاعر نے کہا ہے:

لکل شیء اذا فارقتہ عوض
ولیس للہ ان فارقت من عوض

ترجمہ: "ہر شے کے لئے اگر تم اس سے جدا ہو جاؤ تو اس کا عوض موجود ہے' مگر اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے اگر جدا ہوئے تو اس ذات پاک کا کوئی بدل نہیں ہے۔"

اس "وربطنا علی قلوبھم" نے اصحاب کہف کے اندر ہمت اور قوت کی ایسی روح پھونک دی کہ کچھ نہ پوچھئے' اللہ اکبر! ایک نان بائی اور باورچی کی حیثیت ہی کیا ہوتی ہے؟ پھر جو زندگی بھر اسی بادشاہ کے نوکر بھی رہے ہوں' آج یہ اسی ظالم اور کافر بادشاہ کے سامنے کھڑے ہیں' کس لئے کھڑے ہوئے ہیں؟ اپنے اللہ کی وحدانیت بیان کریں گے' توحید کے دلائل پیش کریں گے' کفر کا باطل ہونا ثابت کریں گے' سبحان اللہ! یہ ہے وربطنا علی قلوبھم کی قوت' اپنے اللہ کے لئے اپنی جانوں کو قربان کررہے ہیں اور عشق حقیقی کی یہی شان ہوتی ہے:

ختم نبوۃ

حسن جب مقتل کی جانب تیغ بُراں لے چلا
عشق اپنے مجرموں کو پابجولاں لے چلا

حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں:

"اور وہ اصحاب کہف چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر (موافق تعلیم دین عیسوی) ایمان لائے تھے اور ہم نے (ایمان لانے کے بعد) ان کی ہدایت میں اور ترقی کر دی تھی (کہ ان کو ثبات و صبر و توکل و زہد فی الدنیا کی صفتیں بھی عنایت کی تھیں) اور (اس زیادت ہدایت میں سے یہ تھا کہ) ہم نے ان کے دل (صبر و ثبات سے) مضبوط کر دیے تھے جبکہ وہ (دین میں) پختہ ہو کر (آپس میں یا بادشاہ اور لوگوں کے روبرو) کہنے لگے کہ ہمارا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم تو اس کو چھوڑ کر کسی معبود کی عبادت نہ کریں گے، کیونکہ (اگر خدانخواستہ ہم نے ایسا کیا تو) اس صورت میں ہم نے یقیناً بڑی ہی بے جا بات کہی (عبادت الٰہیہ پر بے جا بات کہنے کو اس لئے مرتب کیا کہ عبادت میں لامحالہ اعتراف ان کی معبودیت کا یا خود ان کے سامنے کلمات تضرع و افتقار زبان سے بھی صادر ہوتے ہیں)۔" (بیان القرآن پ:۱۵)

**سارے کمالات نبوت و رسالت اور تمام کمالات ولایت حق تعالیٰ کی معیت خاصہ ہی کی برکات ہوتے ہیں:**

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے نبی اور رسول دنیا میں ہدایت کے لئے تشریف لائے، ان کے تمام تبلیغی کارنامے نبوت اور رسالت کا سارا کاروبار، اعلان توحید، کفر اور شرک کی مذمت اور اس کا ابطال، امت کی مخالفت اور ایذا رسانیوں پر صبر جمیل، دشمنوں کے ساتھ حلم اور خوش خلقی یہ سب معیت الٰہیہ ہی کے ثمرات ہوتے ہیں، ہر نبی اور رسول کی پوری زندگی حق تعالیٰ کی معیت پاک کی شرح ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد حضرات صحابہ و صدیقین اور تمام اولیاء امت کے اپنے اپنے زمانوں میں تبلیغی کارنامے، ان کی اولوالعزمی، استقامت، ان کا صبر و تحمل سب اسی معیت حق ہی کا فیض ہوتا ہے، بس یوں سمجھنا چاہئے کہ سارے کمالات نبوت و رسالت اور تمام کمالات ولایت حق تعالیٰ کی معیت خاصہ ہی کی برکات اور آثار ہوتے ہیں، کیونکہ مادی بے سروسامانی کی حالت میں بدون فوج اور اسلحہ ایسی عالی ہمتی اور اولوالعزمی بدون معیت خاصہ الٰہیہ کے ناممکن ہے، میاں (اللہ تعالیٰ) ہی کے تعلق میں یہ قوت ہے کہ بے سروسامان تنہا شخصیت، باسروسامان جمعیت کے مقابلے میں استقامت کا پہاڑ ہوتی ہے، ان کے قلوب پر "وربطنا علی قلوبھم" ہی کا پرتو (عکس) ہوتا ہے جو ان کو مخلوق کی اکثریت سے بے خوف کر دیتا ہے:

رخ زریں من منگر کہ پائے آہنی دارم
چہ میدانی کہ درطن چہ شاہے ہمنشیں دارم

ترجمہ: "اے مخاطب میرے زرد چہرے کو مت دیکھ کہ میں آہنی پیر رکھتا ہوں، تجھے کیا معلوم کہ میں اپنے باطن میں کیسے شہنشاہ کو ہمنشین رکھتا ہوں۔"

اس "ربطنا" میں جو ربط ہے اس کے انوار کا ادراک عقل نہیں کر سکتی:

اتصالے بے تکیف بے قیاس
ہست رب الناس را با جان ناس
(عارف رومیؒ)

ترجمہ: "حق تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ خاص قرب اور تعلق ہوتا ہے، قیاس اور عقل اس قرب و تعلق کی کیفیت کو سمجھنے سے عاجز اور قاصر ہیں۔"

اس "ربطنا" میں ربط دوسرے عالم کی چیز ہے، جس کو حق تعالیٰ اس نعمت عظمیٰ سے نوازتے ہیں، وہی اس نعمت کی قدر جانتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تعلق مع اللہ کے بغیر دنیا میں جینے کا کچھ بھی لطف نہیں۔ اس تعلق کی بڑی نگرانی کرنی پڑتی ہے، نافرمانیوں سے اور لغو باتوں سے اس تعلق میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے، جس کا تدارک استغفار اور توبہ و گریہ وزاری سے ہوتا ہے، اس تعلق میں جس قدر قوت ہوتی جاتی ہے اسی قدر بندہ گناہوں سے محفوظ ہوتا جاتا ہے کیونکہ جب گناہوں کا تقاضا ہوگا تو فوراً دل میں رکاوٹ اور تنبیہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں، بس گناہ کرنے کی ہمت نہ ہوگی۔ حق تعالیٰ شانہ نے اپنی اس معیت کو دوسری جگہ اس عنوان سے ارشاد فرمایا:

"کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ یعنی اللہ نہ ہو اور نہ پانچ کی سرگوشی ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس عدد سے کم میں ہوتی ہے، جیسے دو چار آدمیوں میں اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ ہر حالت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ لوگ کہیں بھی ہوں، پھر ان سب کو قیامت کے روز ان کے کئے ہوئے کام بتلا دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو ہر بات کی پوری خبر ہے۔"

ان آیات میں گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت مفید مراقبے کی تعلیم ہے۔ ☆☆......☆☆

ختم نبوۃ

# انسانیت کے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

اس زمین پر بسنے والی نسل انسانی کئی بار خود کشی اور خودسوزی کے لئے تیار اور کمربستہ پائی گئی' اس دنیا کی تاریخ میں کئی دور ایسے گزرے ہیں کہ اس نسل انسانی نے زندہ اور باقی رہنے کا استحقاق کھودیا' اور اس نے باشعور اور باضمیر انسانوں کے بجائے غیر ذی عقل جانوروں اور خونخوار و آدم خور درندوں کی شکل اختیار کرلی' تہذیب وتمدن' علم و ہنر' اخلاق و اقدار' نظام و قانون' اصول وضوابط سب پر ایک احتضار (عالم سکرات) کی کیفیت طاری ہوگئی۔

نسل انسانی اور تہذیب وتمدن کی اس جاں کنی کے عالم میں جزیرۃ العرب میں خدا نے ایک انسان کو پیدا کیا اور نوع انسانی کو نہ صرف بچانے بلکہ انسانیت کے اس اعلیٰ سے اعلیٰ مقام تک پہنچانے کا دشوار ترین اور نازک ترین کام سپرد کیا جو مورخین کے وسیع تجربے اور شاعروں کے بلند تخیل سے بھی فزوں تر تھا' اور اگر اس کے لئے ناقابل انکار تاریخی شہادتیں اور تواتر نہ ہوتا تو اس کا یقین کرنا بھی مشکل تھا' یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی جو چھٹی صدی مسیحی میں ظہور میں آئی۔ آپ کا پہلا کام یہ تھا کہ آپؐ نے تلوار کو جو نوع انسانی کے سر پر لٹک رہی تھی اور کوئی گھڑی تھی کہ اس کے سر پر گر کر اس کا کام تمام کردے ہٹالیا' اور اس کو وہ تحفے عطا کئے جنہوں نے اس کو نئی زندگی' نیا حوصلہ' نئی طاقت' نئی عزت اور نئی منزل سفر عطا کی اور ان کی برکت سے انسانیت' تہذیب وتمدن' علم وفن' روحانیت و اخلاص اور تعمیر انسانیت کا ایک نیا دور شروع ہوا' انہوں نے انسانی معاشرہ کو ایک بے بہا دولت عطا کی جس پر انسانیت کی خیر وبرکت اور تمدن کی تعمیر وترقی کا دارومدار ہے' وہ قیمتی سرمایہ ہے بھلائی سے محبت اور برائی سے نفرت کا مقدس ترین جذبہ اور شرک کی قوتوں اور اس کے مرکز کو پاش پاش کرنے اور خیر کی توسیع وترقی کے لئے قربانیاں دینے کا مبارک عزم' انسان کی تمام ترقیات' سربلندیوں اور ناقابل فراموش کارناموں کا اصل اور اساسی سبب یہی مقدس جذبہ اور مبارک عزم ہے کیونکہ تمام اسباب و وسائل' ساز وسامان اور تجربہ وتحقیق کے ادارے انسان کے عزم وارادہ کے تابع ہیں' انہوں نے قساوت وبہیمیت کو رحمت ورافت اور شرافت وانسانیت میں بدل دیا' انہوں نے اپنی اعلیٰ تعلیمات کی اشاعت کی' اس کے لئے مسلسل ومتواتر جدوجہد جاری رکھی' عیش وآرام کی پرواہ نہیں کی' عزت و وقار کا خیال نہیں کیا' حتی کہ اپنے جسم وجان کی بھی فکر نہیں کی۔

اس مسلسل و جاں کاہ محنت ومشقت کے نتیجہ میں انسانیت سے عاری حیوانوں اور پھاڑ کھانے والے درندوں میں ایسے نیک نفس لوگ پیدا ہوئے جن کے انفاس سے دنیا معطر ہوگئی' جن کے حسن و جمال سے انسانیت کی تاریخ میں دلکشی ورعنائی آگئی' جو رفعت ومنزلت میں فرشتوں سے بھی آگے نکل گئے' تباہ وبرباد ہونے والی انسانیت کو نئی زندگی مل گئی' عدل وانصاف کا دور دورہ ہوگیا' کمزوروں میں طاقت والوں سے اپنا حق وصول کرنے کی ہمت وطاقت پیدا ہوگئی' بھیڑیوں نے بکریوں کی گلہ بانی کی' فضاؤں میں رحم وکرم کی خنکی چھاگئی' الفت ومحبت کی خوشبو پھیل گئی' سعادت کا بازار گرم ہوگیا' دنیا میں جنت کی دکانیں سج گئیں' ایمان ویقین کی عطر بیز ہوائیں چلنے لگیں' انسانی نفوس ہوا و ہوس کی گرفت سے آزاد ہوگئے' قلوب بھلائیوں کی طرف ایسے کھنچنے لگے جیسے مقناطیس کی طرف لوہے کے ٹکڑے۔

ہم اختصار اور انتخاب کے طور پر ان چند بنیادی اور قیمتی عطیات کا ذکر کریں گے جن کا نوع انسانی کی رہنمائی' صلاح وفلاح اور تعمیر وترقی میں نمایاں کردار رہا ہے' اور جنہوں نے ایک زندہ اور درخشندہ دنیا کی تخلیق وتشکیل کی ہے جو کہنہ اور زوال پذیر دنیا سے کوئی مشابہت نہیں رکھتی۔ وہ عطیات درج ذیل ہیں:

۱:......صاف اور واضح عقیدۂ توحید۔

۲:......انسانی وحدت ومساوات کا تصور۔

۳:...... انسانیت کے شرف اور انسان کی عزت وبلندی کا اعلان۔

۴:......عورت کی حیثیت عرفی کی بحالی اور

اس کے حقوق کی بازیابی۔

۵:......ناامیدی اور بدفالی کی تردید اور نفسیاتِ انسانی میں حوصلہ مندی اور اعتماد و افتخار کی آفرینش۔

۶:......دین و دنیا کا اجتماع اور حریف و برسرِ جنگ انسانی طبقات کی وحدت۔

۷:......دین و علم کے درمیان مقدس دائمی رشتہ کا قیام و استحکام اور ایک کی قسمت کو دوسرے کی قسمت سے وابستہ کردینا' علم کی تکریم و تعظیم اور اسے بامقصد مفید اور خدارسی کا ذریعہ بنانے کی سعی محمود۔

۸:......عقل سے دینی معاملات میں بھی کام لینے' فائدہ اٹھانے اور انفس و آفاق میں غور و فکر کی ترغیب۔

۹:......امت اسلامیہ کو دنیا کی نگرانی و رہنمائی' انفرادی و اجتماعی اخلاق و رجحانات کے احتساب' دنیا میں انصاف کے قیام اور شہادت حق کی ذمہ داری قبول کرنے پر آمادہ کرنا۔

۱۰......عالمگیر اعتقادی و تہذیبی وحدت کا قیام۔

اسی فطری جذبہ احسان مندی کے بارے میں ''انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ اتھکس'' کے مقالہ نگار ولیم ایچ ڈیوڈسن کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے' جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایک فطری اور عالمگیر انسانی جوہر ہے جس کو ہر زمانہ میں زندہ رہنا چاہئے۔ مقالہ نگار لکھتا ہے:

''بقول تھامس براؤن جذبہ تشکر محبت کے اس فرحت بخش جذبہ کا نام ہے جو ہم کسی دوسرے سے فائدہ پہنچنے پر محسوس کرتے ہیں' یہ احساس بذات خود اس منفعت کا ایک جزو ہے جس سے ہم مستفید ہوتے ہیں' احسان مندی کسی مہربانی کا ردعمل ہے جو پورے خلوص اور انبساط کے ساتھ واقع ہوتا ہے' یہ ردعمل فوری اور فطری ہوتا ہے' اس کے معنی یہ ہیں کہ فطرتِ انسانی کی تشکیل کچھ اس طرح کی گئی ہے کہ انسانوں کے درمیان محبت و یگانگت اس کی بنیادی صفت ہے' اور نفرت و دشمنی (اپنی تمام علامات کے ساتھ) غیر فطری اور مخرب اخلاق ہے۔'' (ج ۶ ص ۳۹۱)

اس اخلاقی پستی' دنایت طبع' ضمیر کے مردہ و مفلوج ہونے اور شرافتِ انسانی کے آخری اثر سے محروم ہوجانے کا سب سے بڑا مظہر' مذہبی پیشواؤں' معمارانِ انسانیت اور محسنین عالم کی نہ صرف احسان فراموشی' بلکہ ان کے بارے میں وہ زبان و اسلوب اختیار کرنا ہے جو پست سے پست انسانوں کے بارے میں بھی روا نہیں ہے' اور جس سے نہ صرف ان کے کروڑوں ماننے والوں اور ان پر جان قربان کرنے والوں کے دل و دماغ مجروح ہوتے ہیں بلکہ حقائق کا بھی خون ہوتا ہے اور دیکھنے والی آنکھوں میں خاک جھونکی جاتی ہے۔ کسی شریف معاشرہ اور کسی مہذب ملک کو بھی ایسے دنی الطبع' ضمیر فروش' احسان فراموش اور غیر مہذب انسانوں کو برداشت نہیں کرنا چاہئے۔

جبکہ مغربی دنیا کے چند ترقی یافتہ اور مثالی ملکوں کے منصف مزاج' حقیقت پسند اور بلند پایہ مصنفین اور ادیبوں نے اپنے تاثرات اور خیالات اس طرح پیش کئے ہیں کہ فرانس کا مشہور ادیب لیمرٹائن نبوت محمدی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''کسی بھی انسان نے کبھی بھی شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے لئے اتنا رفیع الشان مقصد منتخب نہیں کیا' اس لئے کہ یہ مقصد انسان کی طاقت سے باہر تھا' توہمات اور خوش اعتقادیوں کو جو انسان اور اس کے خالق کے درمیان حجاب بن گئی تھیں' زیر و زبر کرنا' انسانوں کو خدا کے حوالے کرنا اور خدا کی چوکھٹ پر انسان کو لانا' اس زمانہ کی اصنام پرستی کے مادی خداؤں کی جگہ خدائے واحد کے پاکیزہ اور عقلی تصور کو ازسرنو بحال کرنا' یہ تھا وہ عظیم مقصد' کسی انسان نے کبھی بھی ایسے عظیم الشان کام کا جو کسی صورت سے انسانی طاقتوں کے بس کا نہ تھا' اتنے کمزور ذرائع کے ساتھ بیڑا نہیں اٹھایا۔

خدا کی توحید کا ایسے دور میں اعلان کرنا جبکہ دنیا لاتعداد وحشی خداؤں کی پرستش کے بوجھ تلے دبی ہوئی تھی' بذات خود ایک قوی معجزہ تھا' محمد کی زبان سے جیسے ہی اس عقیدہ کا اعلان ہوا' بتوں کے تمام قدیم معبدوں میں خاک اڑنے لگی' اور ایک تہائی دنیا ایمانی حرارت سے لبریز ہوئی۔'' (ہسٹری ڈی لاٹرکی ج ۲ ص ۲۷۶ تا ۲۷۷)

جان ولیم ڈریپر یورپ کی ذہنی و علمی تاریخ کے ضمن میں لکھتا ہے:

''۵۶۹ء میں جسٹی نین کی موت کے چار سال بعد سرزمین عرب کے شہر مکہ میں وہ شخص پیدا ہوا جس نے نسلِ انسانی پر

باقی صفحہ 15 پر

# پرسکون زندگی کا حصول

درج ذیل تحریر دراصل حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ کا ایک خط ہے جس میں حضرتؒ نے مخاطب کے سامنے پرسکون زندگی کے حصول کے طریقے ذکر فرمائے ہیں۔ آپ بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

محترم المقام زید مجدکم السامی۔

بدایہ مسنون کے بعد عرض ہے کہ آپ کا گرامی نامہ دفتر دارالعلوم دیوبند میں موصول ہوا' میں اس دوران سفر میں تھا۔ سفر طویل ہوگیا اور آپ کا والا نامہ دیوبند ہوتا ہوا مجھے بمبئی میں ملا' وہاں بھی مصروفیات کے سبب جواب لکھنے کا موقعہ نہ ملا اور کلکتہ روانگی ہوگئی۔ اس لئے آج کلکتہ سے جواب عرض کر رہا ہوں' اور اس تاخیر جواب کی معافی چاہتا ہوں۔

آپ نے والا نامہ میں سوال فرمایا ہے کہ اس پریشان اور ابتر دنیا میں انسان کس طرح ایک خوش وخرم اور پرسکون زندگی بسر کر سکتا ہے؟

جواباً عرض ہے کہ سوال اہم اور عموماً آج کے دکھی دلوں کی ایک عمومی پکار ہے' اس لئے حقیقتاً توجہ طلب ہے لیکن یہ سوال جس قدر اہم اور پیچیدہ دکھائی دیتا ہے' اسی قدر اپنے جواب کے لحاظ سے واضح اور صاف بھی ہے۔ جواب سامنے لانے کے لئے پہلے پریشانی اور ابتری کے معنی متعین کر لینے چاہئیں' تو اس سے بچنے کی صورت اور زندگی کے سکون کی راہ خود ہی متعین ہو جائے گی۔ لوگوں نے عموماً مصیبت و پریشانی دکھ' درد' بیماری' افلاس' تنگ دستی' جیل' قید و بند' مار دھاڑ' قتل و غارت' قحط' وبا' بلا وغیرہ کو سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ ان میں سے ایک چیز بھی مصیبت نہیں' یہ صرف واقعات اور حوادث ہیں' پریشانی اور مصیبت درحقیقت ''ان سے دل کا اثر لینا' تشویش میں پڑنا' دل تنگ ہونا اور کرب وغم میں ڈوب جانا'' ہے۔

پس یہ (اول الذکر) چیزیں زیادہ سے زیادہ اسباب مصیبت کہلائی جا سکتی ہیں' مصیبت نہیں کہی جا سکتیں۔ مصیبت قلب کی کیفیت' احساس اور تاثر کا نام ہوگا' جیل کی قید و بند کا نام مصیبت نہیں بلکہ اس سے دل میں پراگندگی اور گھٹن کا اثر آنا مصیبت ہے'

**حضرت قاری محمد طیب قاسمیؒ**

افلاس و تہی دستی خود کوئی پریشانی نہیں بلکہ دل کا اس سے گھبرانا اور مضطرب ہونا پریشانی ہے' تپ ولرزہ یا ہیضہ وطاعون اور قحط و وبا' مصیبت نہیں بلکہ دل میں اس سے کرب و بے چینی کا اثر لینا مصیبت ہے۔ پس مصیبت خود ہمارے دل کی کیفیت ہے' دنیا کے واقعات نہیں۔ اس لئے مصیبتوں کے خاتمہ کی یہ تدبیر کبھی معقول اور کارگر نہیں ہو سکتی کہ دنیا سے حوادث کو مٹانے کی کوشش کی جائے' جب کہ حوادث زمانہ نہ خود مصیبت ہیں اور نہ ہی ہمارے قبضہ میں ہیں' بلکہ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ان حوادث کے پیش آنے پر قلبی تشویش و پراگندگی کا راستہ روک دیا جائے اور ان سے بجائے خلاف طبع ضیق و تشویش کا اثر لینے کے انہیں طبیعت کے موافق بنالیا جائے' جس سے دل ان سے گھٹنے کے بجائے لذت لینے لگے تو ان میں سے نہ صرف مصیبت ہونے کی شان ہی نکل جائے گی بلکہ یہ امور قلبی راحتوں کا ذریعہ بن جائیں گے' اور زندگی میں سے پریشانیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

آج کی دنیا زندگی کو پرسکون بنانے کے لئے ان حوادث زمانہ کو ختم کر دینے کی فکر میں لگی ہوئی ہے' لیکن یہ چونکہ ایک ناممکن کو ممکن بنانے کی کوشش ہے' جو کبھی شرمندہ وقوع نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جتنا جتنا یہ اوندھی تدبیر بڑھتی جائے گی اتنا ہی دنیا کی زندگی میں ابتری اور بے چینی کا اضافہ ہوتا رہے گا اور کبھی بھی پریشانیوں اور بے چینیوں کا خاتمہ نہ ہوگا' جیسا کہ مشاہدہ میں آ رہا ہے۔ پس عالم کو بدل ڈالنے کی کوشش کا نام چین نہیں بلکہ خود اپنے کو بدل دینے کا نام سکھ اور چین ہے۔

اس کی سہل صورت ایک ہی ہے' اور وہ یہ کہ نظر کو ان حوادث سے ہٹا کر اس سرچشمہ کی طرف پھیر دیا جائے' جہاں سے بن بن کر یہ اسباب مصائب و آفات عالم پر اتر رہے ہیں اور وہ اللہ رب العزت کی ذات بابرکات ہے جس نے اس عالم کو لامحدود حکمتوں سے عالم اضداد بنایا ہے اور اس میں راحت و کلفت' نعمت و مصیبت' حظ و کرب

ختم نبوت

اور چین و بے چینی دونوں کو سمو کر اس عالم کی تعمیر کی ہے' اگر اس سے رشتہ محبت وعبودیت اور رابطہ رضا و تسلیم قائم کرلیا جائے' جس کا نام ایمان ہے اور ریاضت و مشق سے اسے اپنا حال اور جوہر نفس بنالیا جائے کہ اس کے ہر تصرف اور ہر تقدیر پر اطمینان و اعتماد کلی میسر آجائے تو یہ محبت ہی ہر تلخ کو شیریں اور ناگوار کو خوشگوار بنادے گی' جس سے قلب ان حوادث سے تشویش کا اثر نہیں لے سکے گا' جو مصیبت کی روح ہے:

''از محبت تلخہا شیریں بود''

کیونکہ عاشق کے لئے محبوب کی طرف سے آئی ہوئی ہر چیز محبوب اور لذیذ ہوتی ہے' وہ محبوب کی بھیجی ہوئی تکلیف کو بھی اپنے حق میں یہ سمجھ کر راحت جانتا ہے کہ محبوب نے مجھے یاد تو کیا' اور (جس سے) مصیبت' مصیبت نہ رہے گی۔

خلاصہ یہ نکلا کہ چین نام ہے خلاف طبع کو موافق طبع بنانے کا' اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ عالم کی طبیعت کو بدلنے کے بجائے (جو اپنے بس کی بات نہیں) اپنی طبیعت کو بدل دیا جائے اور اس کا رخ مصیبت سے پھیر کر مصیبت بھیجنے والے کی طرف کردیا جائے کہ نظر مصیبت پر نہ رہے بلکہ خالق مصیبت کی توجہ و عنایت' اور بے پایاں حکمت و تربیت پر ہوجائے' اور ظاہر ہے کہ یہ یقین بجز خدا کی ذات کو مانے ہوئے اور اس کے ہر ہر تصرف پر کلی اعتماد و اطمینان کئے بغیر میسر نہیں آسکتا' اس لئے مصائب کا خاتمہ خدا کے نام سے بھاگنے میں نہیں ہے' بلکہ اس کی طرف لوٹنے میں ہے' یعنی آگے بڑھنے میں نہیں ہے' بلکہ پیچھے ہٹنے میں ہے۔

اندریں صورت انسان جتنا بھی استیصال حوادث کی مہم میں لگا رہے گا' مصائب سے کبھی نجات نہ پاسکے گا۔ جس کا زاویہ یہ کہ وہ دفعیہ حوادث و آفات کی تدبیر کسی نہ کسی سبب کے ذریعہ کرے گا اور یہ سبب بھی جب کہ خود ایک ... ہوگا' جس میں منفعت کے ساتھ مضرت کا بھی ... نہ کوئی پہلو ضرور ہوگا تو یہ دفع مصیبت بھی مصیبت سے خالی نہ ہوگا اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ استیصال مصائب کے بجائے کچھ نہ کچھ اضافہ مصائب ہی ہوجائے گا اور ایک مصیبت اگر کسی حد تک ٹل بھی جائے گی تو دوسری مصیبت اسی آن اس کی جگہ لے لے گی:

گر گریزی برامید راحتے
ہم ازانجا پیشت آید آفتے

لیکن اگر ان حوادث سے بالاتر ہوکر خالق حوادث سے قلب کا تعلق قائم کرلیا جائے' تو ادھر سے علمی طور پر تو ان آفات و مصائب کی حکمتیں دل پر کھلیں گی جس سے یہ مصائب معقول اور برمحل محسوس ہونے لگیں گی' اور ان سے اکتانے کی کوئی وجہ معقول نہ ہوگی کہ قلب عقلاً غمگین ہو اور پھر عشق الٰہی کی سرشاری میں جب کہ ان حوادث کا ورود منشاء محبوب محسوس ہوگا تو اسے توجہ محبوب سمجھ کر یہ عاشق قلب عملاً ان آفات سے لذت و سرشاری کا اثر بھی لینے لگے گا اور آخرکار اس روحانی لذت و سرشلدی میں محو ہوکر اسے فرصت ہی نہ ملے گی کہ ایک لحہ کے لئے بھی ان آفات و مصائب کی طرف دھیان بھی کرسکے' اس لئے اس کے حق میں نعمت تو نعمت ہوئی' مصیبت اس سے بھی بڑھ کر نعمت و لذت بن جائے گی اور زندگی سے مصائب اور پریشانیوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ بس چین راحت میں نہیں بلکہ مسبب الاسباب سے سچے تعلق میں پنہاں ہے:

ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست
جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

خلاصہ یہ ہے کہ راستے دو ہی ہیں: ایک مصائب سے دل تنگ ہوکر اسباب کے راستے سے ان کا مقابلہ اور استیصال کی فکر وسعی اور دوسرا مسبب الاسباب سے عشق کے ذریعہ مصائب کو توجہ محبوب سمجھ کر ان پر دل سے راضی ہوجانا اور شیوہ تسلیم و رضا اختیار کرنا۔ پہلا راستہ بندگان عقل (فلاسفہ) نے اختیار کیا تو ایک لحہ کے لئے بھی مصائب سے نجات نہ پاسکے' نہ خود مطمئن ہوئے' نہ کسی کو اطمینان دلاسکے' بلکہ خود مبتلا ہوکر پوری دنیا کو مبتلائے مصائب و آفات کردیا' جس سے دنیا سے سکھ اور چین رخصت ہوگیا' اسباب راحت بڑھ گئے اور راحت رخصت ہوگئی۔

دوسرا راستہ بندگان خدا (انبیاءؑ و اولیاءؒ) نے اختیار کیا کہ حوادث عالم سے تنگ دل ہونے کے بجائے انہیں توجہ حق اور منشاء الٰہی سمجھ کر ذریعہ راحت قلب بنایا تو تشویش و پریشانی ان کے قلب کے آس پاس بھی نہ پھٹک سکی' خود بھی مطمئن اور منشرح ہوئے اور عالم میں بھی سکون و اطمینان کی لہریں دوڑادیں' اس لئے ان کی اور ان کے متبعین کی زندگیوں سے ہمیشہ کے لئے مصیبتوں کا خاتمہ ہوگیا اور خوشی وخرمی ان کی زندگیوں کا عنوان بن گئی:

''الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون. الذین آمنوا وکان یتقون لهم البشیر فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة لا تبدیل لکلمات الله ذلک الفوز العظیم.''

ترجمہ: ''یاد رکھو اولیاء الٰہی پر نہ

ختم نبوۃ

خوف ہے نہ غم' جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے' ان کے لئے دنیا (کی زندگی) میں بھی اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں (خوشی وخرمی کا یہی اٹل قانون ہمیشہ رہا ہے اور رہے گا) یہی ہے بڑی کامیابی۔"

موسیٰ علیہ السلام سے افلاطون حکیم نے سوال کیا تھا کہ اگر آسمان کو کمان فرض کیا جائے اور مصائب وآفات کو اس کمان سے چلنے والے تیر شمار کیا جائے اور خدا کو تیر انداز مانا جائے' تو ان مصائب سے بچاؤ کی کیا صورت ہے؟

عقل کا جواب تو مایوس ہوتا کہ بچاؤ کی کوئی صورت نہیں' کیونکہ آدمی نہ آسمان کے دائرہ سے باہر جاسکتا ہے' نہ خدا کے احاطہ سے باہر نکل سکتا ہے' اس لئے لامحالہ اسے مصائب کے تیر کھانے ہی پڑیں گے' بچاؤ کی کوئی صورت نہیں' لیکن انبیاءً فلاسفر نہیں ہوتے کہ محسوسات سے گھری ہوئی محدود عقل کا سہارا پکڑ کر اپنے علم وعمل کے راستے محدود کرلیں' ان کا تعلق خالق عقل سے ہوتا ہے جو اپنے کمالات وتصرفات میں لامحدود ہے اور تعلق بھی محبت وعشق کا ہوتا ہے' جو شش جہت سے بھی اوپر کی خبر لاتا ہے:

عقل گوید شش جہت راہست' حدے بیش نیست
عشق گوید ہست راہے' بارہا من رفتہ ام

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مصائب کے ان تیروں سے بچاؤ کی بہت آسان صورت ہے اور وہ یہ کہ آدمی تیر انداز کے پہلو میں آکھڑا ہو' تو نہ تیر لگے گا' نہ اثر کرے گا اور پہلوئے خداوندی ذکر اللہ اور یاد حق ہے' جس میں محو ہو کر آدمی اپنے کو کلیتاً خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ محبت وتفویض ہی عاشق کا وہ کام ہے جس سے ہر تلخ اس کے لئے شیریں بن جاتا ہے اور اس کی صدا یہ ہو جاتی ہے:

ناخوش تو خوش بود بر جان من
دل فدائے یار دل رنجان من

اور پھر اس کی تفویض اور جان سپاری کا عالم یہ ہو جاتا ہے:

زندہ کنی عطائے تو
در بکشی فدائے تو
دل شدہ مبتلائے تو
ہرچہ کنی رضائے تو

ظاہر ہے کہ اس لذت جاں سپاری کے ہوتے ہوئے مصائب وآفات کی مجال ہی کیا رہ جاتی ہے کہ وہ قلب عاشق کو بے چین کرسکیں یا اس میں ذرہ برابر پراگندگی اور تشویش پیدا کرسکیں؟ اس حالت میں قلب عاشق کی ہر تشویش و پراگندگی مبدل بہ سکون وطمانیت ہو جاتی ہے جو لذت و راحت کی جڑ بنیاد ہے اور اب اگر اس میں کوئی تشویش وخلش ہو سکتی ہے تو اندیشہ فراق محبوب کی تو ہو سکتی ہے ورنہ زندگی کا کوئی لمحہ بھی تشویش وپریشانی سے آلودہ نہیں رہ سکتا' اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ بندہ عقل کو کبھی راحت نہیں مل سکتی اور بندہ خدا کو کبھی قلبی پریشانی نہیں ہو سکتی:

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔"

ترجمہ: "آگاہ رہو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں۔"

مغرور ان عقل تجویز کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو ہمیشہ نامراد رہتے ہیں اور خاکساران حق تفویض کی راہ چلتے ہیں تو ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔

پس دنیا والوں کی انتہائی غلطی یہ ہے کہ انہوں نے اسباب راحت کو راحت اور اسباب مصیبت کو مصیبت سمجھ رکھا ہے۔ اس لئے دنیا کو اسباب و وسائل سے بھرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہی راستہ زندگی کی تشویشات اور بے چینیوں کا ہے جس میں ایک لمحہ کے لئے راحت میسر نہیں آسکتی' وہ اس راہ سے جتنا بھی حصول راحت اور دفعیہ' مصیبت کی جدوجہد کرتے رہیں گے' اتنا ہی راحت سے دور اور قلبی سکون سے بعید تر ہوتے چلے جائیں گے۔

حصول راحت کا راستہ صرف ایک ہی ہے کہ آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے لوٹ کر خدا سے صاف اور رابطہ قوی کیا جائے' اور اسی سچے خدا کا سہارا پکڑا جائے جسے چھوڑ کر ہم بہت آگے نکل آئے ہیں' ورنہ زندگی کے پرسکون ہونے کا اور کوئی راستہ نہیں' نہ کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔ اس لئے آج کی پریشان حال اور ابتر دنیا اگر فی الحقیقت ایک خوش و خرم اور پرسکون زندگی چاہتی ہے' تو اپنا رخ بدلے اور بم چلانے' ایٹم بنانے' چاند اڑانے اور سیارات چھوڑنے میں راحت وسکون تلاش کرنے کے بجائے خداوند کریم کی بارگاہ کی طرف توجہ کرے اور اس کے بھیجے ہوئے مستند قانون کو اپنا کر راہ عبودیت اختیار کرے کہ اس بارگاہ سے نہ کبھی کوئی مایوس لوٹا ہے' نہ لوٹے گا' اور اس سے کٹ کر نہ کبھی کوئی کامیاب ہوا ہے' نہ ہوگا:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار گر توبہ شکستی باز آ

☆☆......☆☆

ختم نبوۃ

# ہمارا ماضی اور حال

شمس الحق ندوی

دنیا کی دیگر اقوام نے اپنی تاریخ خود سے گھڑی ہے اور اس کے لئے فرضی ہیرو تیار کئے ہیں' اشخاص و افسانے تیار کئے ہیں مگر ہماری تاریخ حقیقت و واقعہ ہے۔ ہماری تاریخ ایسے بے شمار انسانیت دوست اور شیر دل افراد سے بھری پڑی ہے کہ دنیا کی دوسری اقوام ویسے چند افراد پیش کرنے سے قاصر ہیں' ہماری تاریخ میں ایسے تابندہ و درخشاں نقوش ہیں جو مردوں کی مسیحائی کرتے ہیں' انسان کے تن مردہ میں جان ڈال دیتے ہیں' اس لئے کہ ان میں صلاح و خیر ہے' اعتماد و خودداری ہے' روح و حقیقت ہے نہ کہ داستان سرائی وافسانہ بازی!

ابن عساکر اور دیگر مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب رومی لشکر اسلامی فوجوں کے سامنے شکست کھانے لگے تو ہرقل بہت گھبرایا اور اپنے ملک کے عقلاء اور بڑے بڑے لوگوں کو بلا کر ان سے کہنے لگا کہ تم پر تف ہے! کیا یہ لوگ جو تم سے لڑ رہے ہیں وہ تمہارے ہی جیسے انسان نہیں ہے؟ ہرقل کی باتیں سن کر ان لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! ہیں تو ہمارے ہی جیسے انسان' پھر اس نے پوچھا: کیا وہ زیادہ ہیں یا تم لوگ؟ اس وقت ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ ان سے ہر حیثیت سے زیادہ ہیں۔ ہرقل نے کہا: پھر کیا بات ہے کہ جب بھی تم ان سے لڑتے ہو' شکست کھا جاتے ہو؟ ہرقل کی بات سن کر ان لوگوں نے جھنجھلا کر سر جھکا لیا۔ لیکن ان سر برآوردہ لوگوں میں سے ایک بوڑھے شخص نے ہمت کی اور ہرقل سے کہا: حضور! کیا آپ واقعی اس کا سبب معلوم کرنا چاہتے ہیں؟ اس بوڑھے نے کہا:

وہ ہم پر اس لئے غالب آ جاتے ہیں کہ رات کو تو عبادت گزار ہوتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں اور دن میں روزے رکھتے ہیں' وہ جو وعدہ کرتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں' بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں' آپس میں ایک دوسرے کے بھی خواہ ہوتے ہیں' بغیر کسی مقدمہ وعدالت کے ایک دوسرے کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ ہم شراب پیتے ہیں' زنا کرتے ہیں' حرام کام کرتے ہیں' جو عہد کرتے ہیں اس کو پورا نہیں کرتے' ہم غریب و محتاج پر غصہ ہوتے ہیں اور اس پر ظلم کرتے ہیں' خدا کو ناراض کرنے والی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اس کو خوش کرنے والی باتوں سے روکتے ہیں' ہم زمین میں فساد و بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔

اس بوڑھے کی باتوں کو سن کر ہرقل نے کہا: تم ٹھیک کہتے ہو' ہرقل نے ایک دوسرے شخص سے جو کچھ دنوں مسلمانوں کے پاس قید رہا تھا' کہا: تم ان لوگوں (یعنی مسلمانوں) کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کیسے لوگ ہیں؟ تم نے وہاں کیا دیکھا؟ اس قیدی نے کہا:

''ہم ان کے شب و روز کا تمہارے سامنے ایسا نقشہ کھینچیں گے جیسے تم انہیں دیکھ رہے ہو' وہ دن میں شہسوار اور رات میں عبادت گزار ہوتے ہیں' اپنی امان میں رہنے والوں سے خریدے بغیر کوئی چیز نہیں کھاتے' جب کسی کے پاس جاتے ہیں تو سلام کئے بغیر اس کے پاس نہیں جاتے' جن لوگوں سے جنگ کرتے ہیں اس طرح جم کر کرتے ہیں کہ انہیں شکست فاش دیدیتے ہیں۔''

اس قیدی نے جس نے مسلمانوں کو بہت قریب سے دیکھا تھا' ہرقل کے سامنے ان کا ایسا نقشہ کھینچا کہ وہ حیران و ششدر رہ گیا' اس پر ایسا خوف و ہراس طاری ہو گیا کہ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں' ڈر کے مارے قدم اٹھانا مشکل ہو گیا' کلیجہ تھام کر بیٹھ گیا' وہ اپنی قوت ادراک سے یہ سمجھ گیا کہ ایسے لوگ کبھی شکست نہیں کھا سکتے' رومی لشکروں کے جتھے ان کے سامنے ٹک نہیں سکتے۔

چنانچہ اس نے اس قیدی سے کہا کہ تم نے جو اوصاف بیان کئے' اگر وہ صحیح ہیں تو ایک دن وہ ہمارے تخت و تاج پر قبضہ کرکے رہیں گے۔ پھر جب رومیوں کو شکستوں پر شکستیں ہوئیں تو ایک دن وہ ملک شام کے ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا' اور شام کو خیر باد کہتے ہوئے اس نے کہا: سوریہ! تجھے میرا آخری سلام! جس کے بعد پھر تجھ سے ملنا نہ ہوگا۔ الوداع! اے سوریہ! الوداع! آج کے بعد جو رومی بھی یہاں آئے گا' خوفزدہ و حواس باختہ ہوگا۔

مسلمانوں نے اپنے اخلاق سے دنیا کو فتح کیا تھا۔ اس قوم کے حالات عجیب و غریب ہیں' جس نے اپنے خدا سے مدد مانگی اور مضبوطی کے ساتھ اسلامی قدروں پر قائم رہی۔ اس نے دنیا کو اپنے ہتھیار و قوت سے فتح کرنے سے قبل اس کو اپنے اخلاق جمیلہ اور عادات حمیدہ سے فتح کیا' وہ ملکوں کے قلعوں میں داخل ہونے اور شہر پناہوں کو توڑنے سے پہلے وہاں کے باشندوں کے دلوں میں داخل ہوئی' سارے عالم میں ان کا ڈنکا بجنے لگا اور روئے زمین پر رہنے والی قومیں اور بادشاہ ان سے خوفزدہ ہوگئے۔

جب مسلمانوں نے کسریٰ کے شہروں کو فتح کرلیا' اور عرب بہادر سرزمین عجم میں داخل ہوگئے' تو ان کے بادشاہ یزدگرد نے چینی بادشاہ کے پاس اپنا قاصد بھیجا اور اس سے عربوں کے خلاف مدد طلب کی' اس وقت بادشاہوں کا یہ دستور تھا کہ نازک موقع پر ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ کی مدد کرتا تھا۔ یزدگرد کا یہ قاصد جب چین سے واپس ہوا تو ہدایا و تحائف سے لدا پھندا واپس ہوا' اور یزدگرد سے کہا کہ بادشاہ چین نے مجھ سے ان لوگوں کے حالات پوچھے جو ہمارے ملک پر قابض ہوگئے ہیں' جب میں نے ان کو تفصیلات بتائیں تو انہوں نے کہا کہ تم ان کی تعداد کم اور اپنی زیادہ بتاتے ہو' اتنی کم تعداد اتنی زبردست تعداد پر تو اسی وقت غالب آسکتی ہے جب ان میں خوبیاں ہوں' اور تم میں برائیاں اور خرابیاں ہوں۔ میں نے عرض کیا: آپ مزید کچھ پوچھنا چاہیں تو پوچھیں' میں آپ کو بتاؤں گا' تب شاہ چین نے کہا: کیا وہ عہد کرنے کے بعد عہد پورا کرتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! پھر اس نے پوچھا کہ وہ لوگ تم سے لڑنے سے پہلے تم لوگوں سے کیا کہتے ہیں؟ میں نے بتایا کہ وہ تین باتوں میں سے کوئی ایک بات منظور کرنے کو کہتے ہیں' پہلی بات تو یہ کہ ہم ان کے دین کی پیروی کریں' اگر ہم اس کو مان لیں تو وہ ہم کو اپنے ہی طریقے پر چلاتے ہیں اور پھر ہمارے بھی وہی حقوق ہوں گے جو ان کے ہیں' اور ہم پر بھی وہی ذمہ داری ہوگی جو ان پر ہے' دوسری بات یہ کہ جزیہ دیں' یہ بھی منظور نہ ہو تو پھر جنگ کی دعوت دیتے ہیں۔ اس کے بعد بادشاہ نے پوچھا کہ اپنے سرداروں کی اطاعت کے معاملے میں وہ کیسے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ کوئی قوم اپنے ہادی و رہبر کی اطاعت کی جو بہتر سے بہتر مثال پیش کرسکتی ہے وہ اس طرح اپنے امیر کی اطاعت کرتے ہیں' پھر بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کن چیزوں کو حلال سمجھتے ہیں اور کن چیزوں کو حرام؟ قاصد نے کہا کہ میں نے بادشاہ کو جواب دیا کہ وہ لوگ خبیث و فحش چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں' گمراہی کی ہر بات کو اور ہر قسم کے شر اور ناپسندیدہ چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ سن کر بادشاہ نے سوال کیا کہ وہ لوگ کسی چیز کو حرام قرار دینے کے بعد پھر اس کو حلال کرتے ہیں یا حلال کی ہوئی چیز کو بعد میں حرام سمجھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: نہیں' بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ان کی شریعت محکم و پائندہ ہے' خدا ان کی شریعت کا محافظ و نگہبان ہے' وہ زمین و آسمان سے بھی زیادہ قائم و ثابت رہنے والی چیز ہے' ان کا یہ اصول ہے کہ خدا کی نافرمانی کرکے کسی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری قبول کرنا حرام و ناجائز ہے۔ یہ ساری تفصیلات سننے کے بعد بادشاہ چین نے کہا کہ یہ لوگ کبھی مٹ نہیں سکتے' الا یہ کہ وہ حرام کو حلال سمجھنے لگیں اور ان کے نزدیک بھی ناخوب' خوب بن جائے اور بھلی و نیک بات کو پست و گھٹیا تصور کرنے لگیں۔ اس کے بعد شاہ چین نے فارس کے قاصد سے عربوں کے لباس کے متعلق پوچھا تو اس نے اس کو بتایا کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ سب سے اچھا لباس تقویٰ و خوف خدا ہے۔

"ولباس التقوىٰ ذلك خير." (اعراف:۲۶)

ترجمہ: "تقویٰ کا لباس سب سے اچھا لباس ہے۔"

بادشاہ نے پھر سوال کیا: تمہیں ان کے آپس کے معاملات و رہن سہن کے متعلق کیا معلومات ہیں؟ قاصد کہتا ہے کہ میں نے بادشاہ کو جواب دیا کہ ان کے رسولؐ نے انہیں جو تعلیمات و ہدایات دی ہیں وہ اس کے پابند ہوتے ہیں' اور وہ یہ کہ ان میں سے اگر کوئی شخص کسی سے خفا و ناراض ہو تو اس ناراضگی کے سبب اس پر ظلم نہ کرے' وہ اگر کسی کا دوست ہو تو محبت کے سبب کسی گناہ کا مرتکب نہ ہو' ثبوت ملے یا نہ ملے حق کو تسلیم کرے' کوئی نیکی کرنا چاہے تو اس میں لالچ کا شائبہ نہ ہو۔ جب شاہ چین نے عربوں کے متعلق یہ مکمل و مفصل معلومات حاصل کرلیں تو یزدگرد کو حسب ذیل مضمون کا خط لکھا:

"اگر میں چاہوں تو تمہاری مدد

کے لئے ایسا زبردست لشکر بھیجوں جس کا ایک سرا تمہارے ملک میں ہو اور دوسرا چین میں مگر آپ کے قاصد نے مسلمانوں کے جو حالات بیان کئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان کے سامنے پہاڑ بھی ہیچ ہیں۔ اگر انہیں راستہ مل جائے تو ان اوصاف کے ہوتے ہوئے جو آپ کے قاصد نے بیان کئے ہیں‘ یہ لوگ ہمارا بھی تخت و تاج چھین لیں گے۔ یہ صورت حال لشکر بھیجنے سے مانع ہے۔ آپ ان سے صلح کرلیں‘ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔“

یہ اس قوم کی سنہری داستان ہے جو ایمان لانے کے بعد خدا ہی سے مدد کی طالب رہی۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہی قوم جس نے اسلام کی صداقت وحقانیت کا تجربہ کیا ہے‘ اس کی سچائی سے اچھی طرح واقف ہے‘ خود اس کے دشمنوں نے ان اوصاف و کمالات کی شہادت دی ہے جن کے سامنے عقل وخرد حیران اور افکار ونظریات ششدر رہ جاتے ہیں‘ تاریخ شاہد ہے‘ شجر وحجر شاہد ہیں‘ جن سے لے کر حدود سمندر سے ملنے والے ہر خطۂ زمین کے ساحل پر پھیلی ہوئی ان کی یادگاریں شاہد ہیں کہ جب تک یہ امت اپنے دین پر قائم رہی‘ اس وقت تک روئے زمین کی بہترین امت تھی‘ جو ہدایت انسانی کے لئے وجود میں لائی گئی تھی‘ اس امت کا ہر ہر فرد فرشتہ صفت انسان تھا‘ اور یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ انہوں نے اپنے رب کو پہچانا‘ ہر چھوٹی بڑی چیز میں اس کے دین پر عمل کیا‘ انہوں نے کتاب و سنت سے انحراف کو بدترین گناہ تصور کیا اور دل میں یہ یقین جمالیا کہ احکام خداوندی سے روگردانی ہی مصائب و آلام کا سبب ہے‘ اور جو خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روگردانی کرتا ہے‘ خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اس سے کوئی واسطہ نہیں رہتا‘ اس انحراف و روگردانی کے بعد کوئی کامیاب و باعزت ہو‘ یہ ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اگر خدا تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا‘ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے۔“ (آل عمران:۱۶۰)

ایک دوسری جگہ فرمایا:

”جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہوں گے۔“

خدا کے دین سے دوری اور اس کی تعلیمات چھوڑنے کی وجہ سے آج ہم لوگ اذلین ہی میں سے ہوگئے ہیں۔ یہی ہمارا حال ہے۔

دوسری بات یہ کہ جب لوگوں نے ان قدروں سے بے اتفاقی برتی اور خدا کی تعلیمات پر عمل کرنے میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ کیا تو زوال و پستی کا شکار ہوگئے۔ ہماری حالت بد سے بدتر ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ذلت و کمزوری‘ اختلاف و انتشار ہماری علامت و پہچان بن گئے۔

ماضی یا حال میں جو تجربات ہوئے ہیں‘ انہوں نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے جب دین کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھاما تو ایک زبردست تہذیب کو وجود بخشا اور بے مثال تمدن پیش کیا‘ اور آج تک دنیا انہی کے خوان نعمت سے خوشہ چینی کررہی ہے۔

☆☆........☆☆

## بقیہ: محسن اعظمؐ

سب سے زیادہ اثر ڈالا۔“ (اے ہسٹری آف دی انٹلکچول ڈیولمنٹ آف دی یورپ ج۱ص۳۲۹)

مزید وہ لکھتا ہے:

”محمدؐ میں وہ صفات جمع ہوگئی تھیں جنہوں نے ایک سے زائد بار سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ کیا ہے‘ انہوں نے مابعد الطبیعات کے بیکار مباحث میں پڑنے کے بجائے لافانی صداقتوں پر زور دیا اور اپنے آپ کو صفائی ستھرائی‘ سنجیدگی‘ روزے اور نماز کے ذریعہ لوگوں کی سماجی ترقی کے لئے وقف کردیا۔“ (ایضاً ص۳۳۰)

اس صدی کا عظیم مفکر و مؤرخ ٹائن بی لکھتا ہے:

”مسلمانوں میں نسلی امتیاز کا مکمل خاتمہ اسلام کا ایک عظیم کارنامہ ہے‘ موجودہ دنیا کی جو حالت ہے اس میں اسلام کی اس خصوصیت کی تبلیغ و اشاعت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔“ (سیولائزیشن آن ٹرائل‘ طبع نیویارک ۱۹۴۸ء ص۲۰۵)

یہ عجیب اتفاق ہے کہ دو سو سال قبل تھامس کارلائل نے تمام پیغمبروں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہیرو منتخب کیا تھا‘ اور بیسویں صدی کے آخر میں امریکہ کے مائیکل ایچ ہارٹ نے ان لوگوں کی فہرست میں جو تاریخ عالم میں انسانیت پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوئے ہیں‘ آپ کا ہی نام سرفہرست رکھا ہے۔ (دی ہنڈریڈ: اے رینکنگ آف دی موسٹ انفلوئینشل پرسن ان ہسٹری ص۲۶) ☆☆

ختم نبوۃ

# آزمائش کی گھڑی اور ہماری روش

امین الدین شجاع الدین

موجودہ دور میں امت مسلمہ کو جن مشکلات کا سامنا ہے' فاضل مضمون نگار نے ان کے حل کے لئے نہایت آزمودہ نسخہ تجویز کیا ہے' جس کا استعمال امت مسلمہ کے تمام مسائل کے حال کے لئے کافی ہے۔ آیئے اس نسخہ سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

## ایک صاحب دل طبیب کا نسخہ:

جب ہندوستان تقسیم ہوا تو چرخ کہن نے دیکھا کہ مسلمان کا خون ارزاں ہوگیا ہے' نہ اس کی دولت محفوظ ہے نہ عزت' اس کے لئے سر اٹھا کر جینا محال اور دوبھر ہے' گویا سماج پر ہسٹریا کا دورہ پڑ گیا ہے......

انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ لکھنؤ سے علیگڑھ جانے والی ٹرین کے ایک ڈبے میں ایک برقعہ پوش خاتون داخل ہوئی' ٹرین چلی اور ڈبے میں سوار مسافروں (بلکہ جنہیں ''شرپسندوں'' کہنا بیجا نہ ہوگا) کی نگاہ خاتون پر جو پڑی تو ان سب کی زبانیں بھی چلنے لگیں اور جملے کسے جانے لگے' اسی ڈبے میں ایک طرف ایک صاحب اور بیٹھے تھے' چہرے پر داڑھی اور وضع قطع اسلامی' صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ سچے اور پکے مسلمان ہیں۔ ان مسافر شرپسندوں میں سے کسی نے جملہ کسا:

''سفر اچھا کٹ جائے گا' برقع والی ناچے گی اور داڑھی والا گائے گا۔''

یہ سن کر سب کھلکھلا پڑے' ہنسی ٹھٹھا اور تمسخر کے ساتھ ان میں سے ایک شرپسند منچلے نے اسلامی وضع قطع رکھنے والے صاحب سے مخاطب ہو کر کہا:

کیوں میاں جی! گانا گانا جانتے ہو؟

ذرا تصور کیجئے کہ ان جملوں کا نشانہ بننے والے پر کیا بیت رہی ہوگی' اور اس وقت کیا نقشہ ہوگا؟ بظاہر جو تصویر بنتی ہے وہ یہی نا کہ گویا ایک طرف ظلم و آوارگی ہو اور دوسری طرف بے بسی اور بیچارگی!! لیکن نہیں' ان میاں جی کی کیفیت ہی کچھ اور تھی' انہوں نے بڑی متانت کے ساتھ جواب دیا:

ہاں! گانا جانتا ہوں' لیکن تم لوگ میرا گانا سن نہیں سکو گے۔

میاں جی کا انداز گفتگو بتا رہا تھا کہ کہنے والے کو اس بات پر کمال درجے کا یقین حاصل ہے کہ سب کچھ اللہ کے بس میں ہے' چنانچہ کیسا خوف اور کیسا ڈر؟ فقروں کا سلسلہ جاری تھا' کسی نے کہا:

ارے سناؤ تو جانیں؟

میاں جی کو جلال آ ہی گیا اور انہوں نے ''گانا'' شروع کیا' لیکن ذرا ٹھہریئے' یہ بھی سنیئے کہ وہ گانا کیا تھا؟ وہ گانا نہیں ایک ضرب تھی اور ضرب بھی روایتی نہیں بلکہ مرد مومن کی ضرب!! انہوں نے ضرب لگانا شروع کی:

''لا حول ولا قوۃ الا باللہ' لا حول ولا قوۃ الا باللہ' لا حول ولا قوۃ الا باللہ''!!

آن کی آن میں ڈبہ میں سناٹا چھا گیا' قوت و تاثیر کا یہ عالم تھا کہ چند لمحوں میں پہلے جہاں تمسخر اور ہنسی ٹھٹھا ہو رہا تھا' وہاں اب ہو کا عالم طاری تھا اور اس ہیبت ناک خاموشی میں بس ایک ہی صدا' خدائے وحدہ' لاشریک لہ کے نام کی صدا گونج رہی تھی۔

میاں جی نے ساز چھیڑ دیا تھا' یہ ساز کیا تھا؟ محسوس ہوتا تھا کہ دل کی انگیٹھی سے شعلے لپک رہے ہوں' جو خس و خاشاک کو جلا کر خاکستر کر رہے ہوں اور ''غارت گر باطل'' کا سماں پیش کر رہے ہوں' ڈبہ کے مسافروں کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا اور سب سکتے میں آ گئے تھے کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ دلوں پر ہیبت طاری ہونے کی بات ان کے کانوں نے شاید سن رکھی ہو' لیکن آج اس کا نہ صرف مشاہدہ ہو رہا تھا بلکہ خود ان پر بیت بھی رہی تھی۔

اسی ڈبہ میں ایک پنڈت جی بھی سفر کر رہے تھے لیکن وہ اوپر کی سیٹ پر لیٹے ہوئے تھے' انہوں نے جب میاں جی کا یہ جلال اور کمال دیکھا تو نیچے اتر آئے اور بڑے ادب

سے التجا کی کہ ''میاں جی! اب بس کیجئے' یہ سب نادان لوگ ہیں' تعصب اور نفرت کی آندھی نے انہیں اندھا بنادیا ہے'' پھر پنڈت جی اس ڈبہ میں سوار مسافروں سے مخاطب ہوئے اور انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا کہ ''سن لیا تم نے گانا! اب کیوں تمہاری زبانیں گنگ ہوگئیں اور کیوں تمہارے چہرے فق پڑ گئے؟''

کون تھے یہ میاں جی؟ یہ تھے انہونہ کے حکیم افہام اللہ صاحب مرحوم' طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ اور دارالعلوم دیوبند اور ندوۃ العلماً کی مجلس شوریٰ کے رکن۔

آج بھی مسلمان ابتلا وآزمائش سے گزر رہے ہیں اور انہیں تعصب وتنگ نظری کا سامنا ہے' ان حالات میں ان کے لئے اس واقعہ میں بڑا سبق ہے' دلوں سے دشمنوں کے خوف کو نکالنے کا ایک ہی نسخہ ہے' آزمودہ نسخہ! کہ دل میں بس خدائے واحد کا خوف پیدا ہوجائے' ہمارا اصل مرض یہ ہے کہ رب ذوالجلال والاکرام کا خوف دلوں سے نکل گیا ہے اور نتیجہ میں ہر کس وناکس کا خوف دل میں سماگیا ہے۔

صاحب دل طبیب وحکیم افہام اللہ صاحب علیہ الرحمہ کے اس آزمودہ نسخہ کو جو اندرون کو بنانے اور دل میں خوف خدا کو اتارنے کا نسخہ ہے' اپنا کر ملت آج بھی اپنا علاج کرسکتی ہے اور اپنے درد کا درماں ڈھونڈ سکتی ہے۔

یہ ''بے بسی'' تو اپنے بس میں ہے:

خستگی نے کردیا اس کو رگ جاں سے قریب
جستجو ظالم کہے جاتی تھی منزل دور ہے

اصغر نے چاہے جس پس منظر میں یہ شعر کہا ہو لیکن اس شعر کی روشنی میں ایک شخص ملی مسائل پر غور کرے تو اسے محسوس ہوگا کہ جیسے اصغر نے گتھی سلجھادی ہو اور الجھی ہوئی ڈور کا سرا مل گیا ہو' وہ سرا کیا ہے؟ اصغر کی زبان میں وہ سرا ''خستگی'' ہے اور ''خستگی'' کیا ہے؟ خستگی یہ ہے کہ انسان مسئلہ کے حل کے لئے اپنے بس میں جو کچھ ہے' اسے ضرور کرے لیکن ان سب کے باوجود اپنے رب کے حضور پورا اخلاص مندی کے ساتھ خود کو عاجز وبے بس جانے اور مانے اور مثبت اور بہتر نتائج کے لئے اپنے رب سے امید رکھے اور بس اسی سے لو لگائے۔

اس کی مثال یوں دی گئی ہے کہ جیسے ایک ننھے اور معصوم بچے کی ماں ذرا دور بیٹھی ہو' وہ بچہ ابھی چل نہ پاتا ہو لیکن پاؤں پاؤں چلنے کی کوشش کرنے کے مرحلے میں ہو' چنانچہ وہ کچھ دیر پاؤں پاؤں چلتا ہوا آگے بڑھتا ہو لیکن پھر لڑکھڑا کر گر پڑتا ہو' پھر اٹھتا ہو اور دوبارہ چلنے کی کوشش کرتا ہو' مگر اس بار بھی گر جاتا ہو' آخر وہ عاجز ہوکر رونے لگتا ہو' اس کی بے بسی سے اس کی ماں بے قرار ہوجاتی ہو' اسے اس پر پیار آجاتا ہو اور وہ آگے بڑھ کر اسے اپنی گود میں اٹھا لیتی ہو۔

ملت کے مسائل اور ان کے حل کے لئے کی جانے والی کوششوں کا جائزہ بتاتا ہے کہ اس ملت نے بھی پاؤں پاؤں چلنے والے بچے کی مانند چلنے کی کوشش کی' آگے بڑھنے کی کوشش کی' وہ راہ میں لڑکھڑائی بھی' گری بھی' مگر بس جو فرق اس بچہ اور اس ملت میں باقی رہ گیا' وہ یہ ہے کہ اس معصوم بچہ کی مانند یہ مظلوم ملت اپنے رب کے حضور روئی نہیں' گڑگڑائی نہیں' اگر ملت نے رویا اور گڑگڑایا ہوتا تو مسجدوں نے اس کی گواہی دی ہوتی لیکن افسوس کہ آج بھی وہ نمازیوں کے نہ ہونے پر مرثیہ خواں ہیں!!

کوشش کرنا گویا بیج ڈالنا ہے اور اپنی بے بسی کے اظہار کے ساتھ خدا کے حضور آنسو بہانا اس بیج کو سینچنے کے مترادف ہے' جن شخصیتوں اور جن تحریکوں نے اس حکمت کو اپنایا' گویا انہوں نے کامیابی کا راز پالیا' ان کی جانب سے کوششیں ہوئیں اور بساط سے زیادہ ہوئیں لیکن انہوں نے اپنی ان کوششوں کو چھلکے کی حیثیت دی اور دعاؤں کو مغز جانا اور مانا' دنیا نے دیکھا کہ ایسی تحریکیں اپنے مقاصد کے لحاظ سے اور نتائج کے اعتبار سے کامیاب اور بارآور رہیں۔

مسئلہ انفرادی نوعیت کا ہو یا اجتماعی نوعیت کا' اس کے حل کا راستہ یہی ہے کہ میدان عمل میں جستجو اور کوشش میں کوتاہی نہ کی جائے لیکن اسی کے ساتھ اپنے پاک پروردگار کے حضور اپنی خستگی وبے بسی کا اقرار واعتراف بھی ضرور کیا جائے' کون ہے جس کے بس میں یہ ''بے بسی'' نہ ہو' جس دن ''جستجو'' کے ساتھ ''خستگی'' کی اس روش کو ملت اپنا لے گی' انشاء اللہ! اس دن منزل اسے سامنے کھڑی مسکراتی دکھائی دے گی۔

☆☆......☆☆

ختم نبوۃ

# مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کی حقیقت

ابو معاویہ محمد طیب فاروقی

نبوت ایک وہبی منصب ہے' کسبی نہیں۔اس میں انسان کے عمل و کردار' جہد و ریاضت اور تقویٰ و طہارت کا کوئی دخل نہیں۔ یہ لازمی نہیں کہ صاحب کردار و گفتار اور اخلاق نبی اور رسول بھی ہو۔ہاں نبی کے لئے محاسن اخلاق والا ہونا خاصہ لازمہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ مخالفین بھی سچے نبی کے چیلنج کے باوجود ان کے کردار و محاسن پر انگلی نہیں اٹھا سکتے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر کھڑے ہوکر دریافت فرمایا کہ قبائل مکہ! مجھے کبھی خلاف واقعہ گفتگو کرتے دیکھا یا سنا ہے؟ اہل مکہ نے جواب میں کہا:

''آپ نے ہمیشہ سچ بولا آپ ہم میں غیر متہم بالکذب ہیں۔''

(بخاری' طبقات ابن سعد)

قرآن مجید میں فرمان نبی کو وحی الٰہی قرار دیا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وحی الٰہی میں کذب ہو ہی نہیں سکتا۔جیسا کہ آیت ہے:

''ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔''

(النساء)

دوسری جگہ ہے:

''ومن اصدق من اللہ قیلا۔''

(النساء)

یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام اختلاف' کذب اور متضاد باتوں سے پاک اور صداقت پر مبنی ہے۔

اس تقریر سے دو باتیں اخذ ہوتی ہیں:

ا:......فرمان نبی وحی الٰہی ہے' جس میں تخلف نہیں ہوسکتا' جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: ''فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ۔'' (ابراہیم: ۴۷) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کے لئے وعدہ کا خلاف نہیں کرے گا۔خود مرزا غلام احمد قادیانی اس کا اقرار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''ممکن نہیں کہ خدا کی پیشینگوئی میں کچھ تخلف ہو''۔(چشمہ معرفت ص۸۳) دوسری جگہ لکھتا ہے: ''اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشینگوئیاں ٹل جائیں''۔(کشتی نوح ص۵)

۲:......من غیر اللہ میں اختلاف ہوگا۔

آپ آیئے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں اور اس کی پیش گوئیوں کی طرف۔وہ لکھتا ہے کہ آیت: ''وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الخ'' میرے اوپر نازل ہوئی۔کہا گیا کہ تیرا فرمان بھی وحی الٰہی ہے۔(تذکرہ صفحہ ۳۸۸ مجموعہ الہامات مرزا قادیانی)

لہٰذا مرزا کی پیش گوئیوں کو جانچنے کے لئے اس کا یہ دعویٰ کہ آیت ''وما ینطق عن الھویٰ'' میرے اوپر نازل ہوئی اور میرے فرمان کو وحی الٰہی کہا گیا' اور خود مرزا قادیانی نے لکھا کہ ''بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشینگوئی سے بڑھ اور کوئی بھی محک امتحان نہیں ہوسکتا''۔(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸)۔نیز اس نے لکھا کہ ''خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زائد آسمانی نشان ظاہر کئے''۔(ص۱۶۴)

نیز وہ لکھتا ہے کہ ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''(چشمہ معرفت ص۲۲۲)

ہم زیادہ نہیں مرزا قادیانی کی محض چند ایک پیش گوئیوں کا بلاتعصب سرسری جائزہ لے کر مرزائی عدالت انصاف سے درج بالا نکات کی روشنی میں فیصلہ چاہیں گے۔

## مرزا غلام احمد قادیانی کی زلزلے کے متعلق پیشینگوئی:

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو تقریباً پانچ سال ہوئے تھے کہ ۸/اپریل ۱۹۰۵ء کو اس نے ایک اشتہار شائع کیا کہ آج رات تین بجے کے قریب خدا کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔تازہ نشان' تازہ نشان کا دھکا' زلزلۃ الساعۃ۔ مخلوق کو اس نشان کا دھکا لگے گا' وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔(مجموعہ اشتہارات ص۵۲۲/ج۳)

بعد ازاں مرزا قادیانی نے اپنے متعلقین اور جماعت کو تاکیداً کہا کہ اسے خوب شائع کرو تا کہ کوئی

ختم نبوۃ

ایک دھکے کا شکار نہ ہو۔ مرزا نے ۱۸/اپریل کو مزید ایک اشتہار شائع کیا اور لکھا: ''النداء من وحی السماء۔'' یعنی ایک زلزلہ عظیم کے متعلق پیشگوئی باردوم وحی الٰہی (ایضاً صفحہ ۵۲۵)۔ نیز اس نے لکھا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ زلزلہ عظیم الشان حادثہ ہوگا جو محشر کو یاد دلادے گا پھر ۲۹/اپریل کو زلزلہ کی خبر بار سوم عنوان سے شائع کی اور بتایا کہ خدا نے اس کا نام بار بار زلزلہ رکھ دیا۔ (ایضاً صفحہ ۵۲۵)۔ اس کے بعد لوگوں میں بدگمانیاں پھیل گئیں کہ زلزلہ آتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ مرزا قادیانی بار بار وحی الٰہی کے نام سے ہمیں زلزلہ کی خبر دے رہا ہے۔ مرزا قادیانی نے بہت خوشی کے انداز میں اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک باغ میں خیمہ بستی آباد کر لی اور مریدوں سے بھی کہا کہ کچھ دن کے لئے یہاں خیمے لگادیں (صفحہ ۵۴۰)۔

لیکن افسوس کہ نہ یہ زلزلہ آیا اور نہ مخالفین کو دھکا لگا' بلکہ خود مرزا ملعون کو ایسا دھکا لگا کہ وہ ایک گہرے گڑھے میں جا گرا اور ایک سال تک زلزلہ کے نام سے بھی ڈرنے لگا۔

پھر دس گیارہ مہینے بعد ۲/مارچ ۱۹۰۶ء کو اس نے پھر ایک اشتہار شائع کرایا کہ یکم مارچ کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے اوپر نازل کی' جس کے الفاظ یہ ہیں ''زلزلہ آنے کو ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی نہیں آیا بلکہ آنے کو ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ص ۵۸)

ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ پہلے کی طرح ۹/مارچ کو اس نے ایک اور منظوم اشتہار شائع کیا ''از طرف ایں خاکسار دوبارہ زلزلہ کی آمد کی خبر دی گئی۔'' (ایضاً ص ۵۵۰)۔ پھر بیس دن بعد ۳۱/مارچ کو قادیان سے یہ اعلان کیا گیا کہ زلزلہ آرہا ہے اور مخالفین کو دھکے لگنے والے ہیں' لیکن کوئی زلزلہ نہ آیا اور ہر طرف قادیانیوں کو ہر سمت سے خوب دھکے لگنا شروع ہوئے۔ اب یہ کیفیت ہوئی کہ مرزا قادیانی سے خود اس کے مریدین زلزلہ کے بارے میں سوالات کرتے کہ اس کی ہر بات جھوٹی نکلتی ہے' مخالفوں کو دھکے لگنے کی بجائے ہمیں دھکے لگ رہے ہیں' کیا بات ہے؟ اس وقت دجال اکبر' مفتری اعلیٰ' چیئرمین انجمن دروغ گو مرزا قادیانی ایک مرتبہ پھر افتراء علی اللہ کرتے ہوئے اپنی قوم کو تسلی دیتے ہیں کہ یہ وحی الٰہی ہے' آسمان وزمین ٹل سکتے ہیں لیکن خدا کی بات اٹل ہے۔ چنانچہ اس دوران ضمیمہ براہین احمدیہ کے عنوان سے وہ افتراء علی اللہ باندھ رہے تھے' اس میں لکھا کہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی' ضرور ہے کہ یہ حادثہ میری زندگی میں آجائے اور اپنے ایک مرید کو یہ بھی لکھا کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں' اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۹۲ تا ۹۸)

یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی' اور نہ ہوگی۔ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ یہ پیشگوئی خدائی وحی ہے اور خدا کی پیشگوئی میں تخلف ممکن نہیں اور یہ بھی ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں اور میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں اور یہ ضمیمہ براہین احمدیہ میں ہے جو مرزا کی موت کے بعد ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔

بتائیں! مرزا غلام احمد قادیانی اپنے فتویٰ اور تحریر وتعلیم خود کی رو سے کیا بنے؟ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ لیکن اتنا ہے کہ یہ ثابت ہوگیا کہ وہ مفتری' کذاب اور دجال تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تھے۔ ویسے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی شیطانی چکر کے ماہر اعظم تھے۔ یہ بھی ایک شیطانی چکر تھا جو اپریل میں چلا تھا جس کو عرف عام میں اہل ہواودغا ''اپریل فول'' کہتے ہیں۔

## مرزا قادیانی کی مکہ و مدینہ کے درمیان ریل چلنے کی پیشگوئی:

مرزا قادیانی نے دوسری پیشگوئی یہ کی کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل چلنے والی ہے' یہ بھی کچی ثابت نہ ہوئی۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک لمبا راستہ ہے جو کہ سینکڑوں کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ اس دور میں حجاج کرام اونٹنیوں پر سفر کرتے تھے تو انہیں بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس مشکل اور دیگر وجوہ کی بنیاد پر حکومت ترکی نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل چلانے کا منصوبہ تیار کیا۔ اس منصوبے کا پتہ مرزا قادیانی کو چلا تو اس نے فوراً ایک پیشگوئی گھڑلی اور قرآنی آیات اور احادیث کی من پسند تاویلات کر کے بہت شدومد کے ساتھ شور مچایا کہ بس صرف چند سالوں جو کہ تین سال سے زیادہ کا عرصہ نہ ہوگا' مکہ ومدینہ کے درمیان ریل چلنے والی ہے اور ساتھ ہی مولوی حضرات کا بزعم خویش رونا رونے لگا اور انہیں ''بے سمجھ'' اور ''بے عقل'' کے تمغے دینا شروع کردیئے (کیونکہ قرآن کریم' صحابہ کرامؓ اہل بیتؓ علمائے کرام اور عوام الناس کے خلاف بدزبانیاں کرنا مرزا آنجہانی کا وصف خاص تھا' خصوصاً ان علمائے کرام کو اس نے فحش گالیاں دیں جنہوں نے اس کے کذب وفریب کا چار دانگ عالم میں پردہ چاک کیا)۔

اب ذرا مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئی ملاحظہ فرمائیے:

ختم نبوۃ

''ان مولویوں کی سمجھ پر کچھ ایسے پتھر پڑ گئے ہیں کہ کسی نشان سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ان مولویوں نے اس نشان کو بھی گاؤ خورد کر دیا اور حدیث سے منہ پھیر لیا۔ احادیث میں یہ بھی آیا تھا کہ مسیح کے وقت میں اونٹ ترک کئے جائیں گے اور قرآن شریف میں بھی وارد ہے آیت: ''واذا العشار عطلت'' (التکویر) یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل تیار ہو رہی ہے' پھر اس نشان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ روحانی خزائن ص ۴۹ ج ۱۷)

اس عبارت سے یہ بات بھی نکلی کہ مسیح موعود کی نشانی مکہ اور مدینہ کے درمیان ٹرین کا چلنا ہے۔ اب تین سال کی بات بھی سنئے:

''(۱) یہ پیشگوئی اب خاص طور پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہو جائے گی' (۲) کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ آئے گی' وہی مکہ آئے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہو جائے گا۔ چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے (۳) اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے (۴) اور حاجی لوگ بجائے بدوؤں کے پتھر کھانے کے طرح طرح کے میوے کھاتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچا کریں گے' (۵) بلکہ غالباً معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تھوڑی ہی مدت میں اونٹ کی سواری تمام دنیا سے اٹھ جائے گی (۶) اور یہ پیشگوئی ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی۔ (۷) ذرا اس وقت کو سوچو کہ جب مکہ سے کئی لاکھ آدمی ریل کی سواری میں ایک ہیبت مجموعی میں مدینہ کی طرف جائے گا' یا مدینہ سے مکہ کی طرف آئے گا (۸) یا جب کوئی حاجی ریل پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف جاتے ہوئے یہ حدیث پڑھے گا کہ مسیح موعود کے زمانے میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور ان پر کوئی سواری نہ ہوگا' (۹) تو سننے والے اس پیشگوئی کو سن کر کس قدر وجد میں آئیں گے؟'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۰ روحانی خزائن ص ۱۹۱ ج ۱۷)

مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی میں مندرجہ بالا نو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ہم دنیائے مرزائیت سے درخواست کرتے ہیں کہ ذرا ٹھنڈے دل سے آپ بتائیں کہ کیا اس پیشگوئی کی ان نو باتوں میں سے کوئی ایک بھی سچی ثابت ہوئی ہے؟ یقیناً نہیں ہوئی۔ بقول مرزائی مناظر جلال الدین شمس کے کہ تحفہ گولڑویہ ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔ لہٰذا ۱۹۰۳ء میں یہ پیشگوئی پوری ہو جانی چاہئے تھی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ مرزائی حضرات خود پوری دنیا کو بتائیں تاکہ مرزا قادیانی کے جھوٹ کا پوری دنیا نظارہ کرے اور داد دے۔

پھر مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی کے بعد شام اور مدینہ کے درمیان کسی بھی درجہ چلنے والی ٹرین ختم ہوگئی؟ واقعی تعجب ہے کہ صرف تین سال بلکہ ایک سو تین سال ہو گئے' ٹرین نہ چلی' واقعی آرام دہ سواریوں پر آب زمزم پیتے اور میوہ جات کھاتے ہوئے حاجی حضرات مدینہ جاتے ہیں لیکن ٹرین پر نہیں۔ اتنا طویل عرصہ گزر گیا' اب تک اونٹ برابر سواری اور سامان کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ واقعی بجلی کی چمک سے مرزا کی آنکھ جاتی رہی۔ آج بھی بھیانک مرزا ملعون کی تصویر دیکھ کر اس کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ واقعی مرزا قادیانی کے اتنے بڑے جھوٹ اور افتراء پر جو سزا ہوئی ہے' اس کے تصور سے ہیبت خداوندی طاری ہو جاتی ہے: ''لعنة الله علی الکاذبین''

مرزا آنجہانی نے یہ زمانہ بھی نہ دیکھا' بلکہ بیت الخلاء میں ذلیل اور رسوا ہو کر منہ مانگی موت کا سامنا کر لیا مگر اونٹنیوں کا بیکار ہونا اسے دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا آنجہانی اگر یہ بکواس اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کرتے تو شاید ٹرین چل جاتی۔ لہٰذا ہر حاجی جو مرزا کی اس پیشگوئی کو جانتا ہے' وہ وجد میں آکر لاکھ مرتبہ یہ کہے گا: ''لعنة الله علی الکاذبین.''

## مرزا قادیانی کی اپنے مرید کے گھر بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی:

مرزا قادیانی کو جب کسی چیز کے متعلق کوئی آثار نظر آتے تو فوراً اسے الہام اور وحی الٰہی کا نام دے کر خوب شور مچاتا اور کہتا کہ ایسا ہوگا' زمین و آسمان ٹل جائیں گے مگر یہ ہو کر رہے گا۔ اسی سلسلے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرید میاں منظور محمد کے متعلق پیشگوئی کی کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ ایک کی حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا ایک دوست اور مرید تھا میاں منظور محمد جو کہ پیر جی منظور کے نام سے معروف تھا۔ اس کی بیوی امید سے ہوئی تو مرزا قادیانی کو اس کا علم ہو گیا (اس لئے کہ اتفاق سے میاں منظور محمد کی بیوی کا نام بھی محمدی بیگم تھا جو کہ مرزا قادیانی کے لئے ایک محبوب نام تھا' کیونکہ ایک محمدی بیگم کے حصول میں ناکامی اور ذلت و رسوائی کا زندگی بھر سامنا کر کے وہ آنجہانی ہوئے تھے' چلو وہ محمدی بیگم نہ سہی کسی اور محمدی بیگم کے بطن سے جنم لینے والے بچے پر خوشی سہی) لیکن افسوس چہار سو رسوائیاں ہی رسوائیاں ملیں۔ ایک پیشگوئی گھڑی بلکہ دو مرتبہ وحی اور الہام کا لبادہ اوڑھا کر اسے پیش کیا لیکن جب یہ سچی نہ نکلی' بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کا امکان ہی ختم ہو گیا تو ''عذر گناہ بدتر از

گناہ" کا مصداق بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر مزید دو جھوٹ وافتراء کرڈالے۔ مرزا قادیانی کی پیشینگوئی کے الفاظ یہ تھے کہ ایسا لڑکا میاں منظور کے گھر پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولت مندی ہوجاوے۔ (تذکرہ ص ۵۹۱ طبع دوم)

بعد ازاں مرزا نے اخبار "الحکم" میں ۱۰/ جون ۱۹۰۶ء کو یہ وحی شائع کی کہ بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ میاں منظور کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا' جس کے دو نام ہوں گے: (۱) بشیر الدولہ' (۲) عالم کباب۔ بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا' اس کے بعد زلزلہ عظیم کی پیشینگوئی اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔ عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ وہ لڑکا ہماری دولت اور اقبال مندی کی ترقی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ بشیر الدولہ کہلائے گا اور مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا۔ عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔ (تذکرہ ص ۶۱۵)

پھر مرزا قادیانی نے ۱۹/ جون ۱۹۰۶ء کو اپنی نام نہاد وحی اس لڑکے کے متعلق ۲۱/ جون کے اخبار "بدر" میں شائع کی کہ اقبال مندی کا نشان بننے والے لڑکے کے دو نام نہیں نو نام ہوں گے۔ پڑھئے: میاں منظور محمد کے اس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے: (۱) کلمۃ العزیز' (۲) کلمۃ اللہ خان' (۳) ورڈ' (۴) بشیر الدولہ' (۵) شادی خان (۶) عالم کباب' (۷) ناصر الدین' (۸) فاتح الدین' (۹) ہذا یوم مبارک۔ (تذکرہ ص ۶۲۰)

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا عبارات سے سات باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ خط کشیدہ عبارت کو ایک بار پڑھیں۔ بہرحال ان تمام باتوں کا دارومدار صرف پہلی بات پر ہے کہ میاں منظور محمد کے گھر یعنی محمدی بیگم کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے نتیجہ میں مرزا قادیانی کو اقبال مندی اور اس کے مخالفین کو تباہی ملے گی' وغیرہ۔ لیکن افسوس صد افسوس' خود مرزا قادیانی کا اقرار پڑھئے: پیر منظور محمد کے گھر ۱۷/ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳ تذکرہ ص ۶۵۱ حاشیہ)

جب مرزا قادیانی کو پتہ چلا کہ پیشینگوئی غلط نکلی ہے تو فوراً خدا تعالیٰ سے ہم کلامی کا ڈھونگ رچایا اور کہہ دیا کہ میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے...... خدا نے دعا قبول کرکے...... اور یہ وحی الٰہی چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہوچکی ہے۔ جو لڑکی پیدا ہونے سے پہلے تقریباً چار ماہ پہلے شائع ہوچکی تھی' اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں تاخیر ہوتی۔ (حقیقۃ الوحی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۰۳)

زرا دیکھیں کہ لڑکے کے متعلق ۶'۱۰'۱۹/ جون ۱۹۰۶ء کو پیشینگوئیاں کیں' جبکہ لڑکی ۱۷/ جولائی ۱۹۰۶ء کو پیدا ہورہی ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں لڑکی کے پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے اخبار بدر اور الحکم میں شائع کرکے بتاچکا ہوں۔ حالانکہ لڑکی پیدا ہونے سے ۲۸' ۳۲ یا ۴۲ دن پہلے لڑکے کی پیدائش کی خبر دے کر اپنی اقبال مندی' فتح وغیرہ کی نوید سنارہا تھا' جبکہ مرزا نے خود تحریر کیا کہ میاں منظور محمد کے گھر ۱۷/ جولائی ۱۹۰۶ء بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳) اور یہ کتاب حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔

باقی رہا معاملہ مرزا قادیانی کی دعا کی قبولیت کا کہ لڑکا پیدا ہونے میں تاخیر ہوگئی (بحوالہ بالا) تو یہ تاخیر اس قدر لمبی ہوئی کہ کچھ عرصہ بعد میاں منظور کی بیوی ہی دنیا سے رخصت ہوگئی۔ اس سلسلہ میں بابو منظور الٰہی قادیانی کی بھی سنئے:

"اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پیشینگوئی کب اور کس رنگ میں پوری ہوگی؟ گو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اس کا وقوعہ محمدی بیگم کے ذریعہ فرمایا تھا' مگر چونکہ وہ فوت ہوچکی ہے' اس لئے اب تخصیص نام نہ رہی۔ بہرصورت یہ پیشینگوئی متشابہات میں سے ہے۔ (البشریٰ ص ۱۱۶ ج ۲)

اس پر ہم کوئی تبصرہ نہیں کرتے بلکہ مرزائیوں سے کہتے ہیں کہ وہ خود انصاف کریں۔ خدارا! اپنے نبی کی بات کی تو تردید نہ کریں۔ تخصیص بنام تو تھی تو کیا یہ عبارت مرزا ملعون کی نہیں۔ میاں منظور محمد کے گھر یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا' جس کے دو نام ہوں گے: (۱) البشیر الدولہ' (۲) عالم کباب۔ نیز بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل نام معلوم ہوئے...... الخ۔ نیز اس سلسلہ میں ہم انہیں خود مرزا قادیانی کا فیصلہ سناتے ہیں تاکہ ان کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے:

☆...... کسی انسان کا پیشینگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ (تریاق القلوب ص ۱۷ خزائن ص ۳۸۲ جلد ۱۵)

☆...... ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشینگوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح ص ۵ خزائن ص ۵ جلد ۱۹)

☆...... میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ خزائن ص ۲۱۱ جلد ۱۸)

فیصلہ واضح ہے کہ مرزا قادیانی نبی نہیں تھا۔ ہم اس موقع پر قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں۔ مرزائیو! خدا کے لئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہوکر دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کرلو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔

☆☆......☆☆

ختم نبوۃ

# اخبار عالم پر ایک نظر

## ختم نبوت کے تبلیغی مشن کی بدولت پوری دنیا میں قادیانی جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں: جلسہ سیرت النبی سے علمائے کرام کا خطاب

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کے عنوان سے ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے سیرت النبیؐ اور ختم نبوت کے موضوع پر مفصل خطاب کیا اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجلس ختم نبوت کے تبلیغی مشن سے پوری دنیا میں قادیانی جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ مولانا محمد مبین چنیوٹی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موضوع پر بیان کیا۔ اس موقع پر مولانا محبوب الحسن اور مولانا خان عابد حسین نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں مبلغ ختم نبوت مولانا غلام مصطفیٰ نے درج ذیل قراردادیں پیش کیں:

۱:...... امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے۔

۲:...... قادیانیوں کی کفریہ تبلیغی سرگرمیوں کو بند کیا جائے۔

۳:...... قادیانی پریس ’’الفضل‘‘ کو مکمل طور پر سر بمہر کر دیا جائے۔

۴:...... جماعت نہم و دہم کی اردو کی کتاب میں حضرت عمرؓ کی جو توہین کی گئی ہے اس کے مرتکب افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے اور مذکورہ کتاب کو فوراً ضبط کیا جائے۔

۵:...... وزیر تعلیم زبیدہ جلال کو وزارت تعلیم سے برطرف کیا جائے۔

۶:...... حکومت پنجاب نے تیسری جماعت کی اردو کتاب جس میں پنجاب کے اضلاع کے نقشے دیے گئے ہیں‘ اس نقشے میں ضلع جھنگ کے نقشے میں چناب نگر کے بجائے ربوہ لکھا ہوا ہے۔ اس کتاب کو فوری طور پر ضبط کر کے ربوہ کی جگہ چناب نگر لکھا جائے۔

۷:...... تھانہ چناب نگر کے اے ایس آئی احمد خان پراسرار قادیانی نواز کو فوری تبدیل کیا جائے۔

۸:...... ایس ڈی او واپڈا کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔

۹:...... بلدیہ چناب نگر کی دکانیں جو عرصہ دراز سے قادیانیوں کو واجبی کرائے پر دی گئی ہیں جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے‘ یہ دوکانیں خالی کرا کر مسلمانوں کو دی جائیں۔

## یہودیوں کو امریکا میں حاصل حیثیت قادیانیوں کو پاکستان میں حاصل نہیں کرنے دیں گے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

عارف والا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ اظہار رائے اور آزادی رائے کی آڑ میں کسی لابی کو اسلام پر حملہ آور ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کلیسائی‘ یہودی اور قادیانی طاقتیں اسلامی عقائد و نظریات اور اسلامی اصطلاحات کا تمسخر اڑا کر لبرل اسلام اور ماڈرن اسلام جیسی یورپی اصطلاحات کو عام کر رہی ہیں تاکہ نابلد اور سادہ لوح افراد کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا سکے۔ ہم ان اسلام دشمن چالوں کو نہیں چلنے دیں گے۔ وہ یہاں مدرسہ عربیہ فاروقیہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا بیورو کریسی میں موجود قادیانی‘ حکومت میں اپنا اثر و رسوخ بڑھا کر عوام پر قادیانی نظام رائج کرنا چاہتے ہیں۔ قادیانی عناصر کو یاد رکھنا چاہئے کہ انہیں پاکستان میں وہ حیثیت کبھی بھی حاصل نہیں کرنے دیں گے جو یہودیوں کو امریکا میں

حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کو عالمی جرم قرار دینے کے لئے مسلم حکمران یگانگت کا مظاہرہ کریں اور اس جائز اور دینی مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے پاکستانی سفارت کاروں کو متحرک کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور ان کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کے سدباب کے لئے عملی اقدامات کریں۔ بعدازاں مولانا عبدالحکیم نعمانی نے بعد نماز عشاء قبولہ بازار میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کر کے عوام الناس کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کیا۔

## جب تک قادیانی جرثومے کا خاتمہ نہیں ہوجاتا‘ چین سے نہیں بیٹھیں گے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

روہیلانوالی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین کی بنیاد اور اسلام کی روح ہے۔ یہ امت مسلمہ کے ایمان و ایقان کا مسئلہ ہے۔ اس پر کسی قسم کی سودے بازی نہیں ہوسکتی۔ جب تک قادیانی جرثومے کا خاتمہ نہیں ہوجاتا‘ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ ان کے خلاف ہماری آئینی وقانونی جنگ جاری رہے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور اسرائیل اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں اور قادیانیت کو بطور ہتھیار مسلمانوں کے خلاف استعمال کررہے ہیں۔ ان کے مظالم سے اب محض مسلمانان عالم ہی نہیں بلکہ غیرمسلم دنیا بھی متنفر اور بیزار ہورہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں کو آغا خانیوں کے حوالے کرنا پاکستان کی تاریخ کا ایک بہت بڑا المیہ اور حادثہ ہے اور اس طرح آغا خانیوں کو مسلمانوں کا ایمان لوٹنے کی کھلی چھٹی دی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ اگر اس قسم کے فیصلوں کو واپس نہ لیا گیا اور مخلوط تعلیمی نظام کی جڑیں نہ کاٹی گئیں تو ملک کا بچہ بچہ سراپا احتجاج بن جائے گا اور ملک ایک نہ ختم ہونے والی احتجاجی تحریک کی لپیٹ میں آجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ترکوں‘ انگریزوں اور یہودیوں کا ناقص نظام کسی صورت میں قبول نہیں۔ ہمارے حکمران ان باطل نظاموں کو چھوڑ کر قرآن وسنت کے کامل نظام کے نفاذ کا اعلان کریں۔ اسلامی نظام سے ملک امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے گا۔

## قادیانی لابی مسلم ممالک کو معاشی و اقتصادی غلامی سے دوچار رکھنے کے استعماری منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہی ہے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) پاکستان باطل قوتوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ جگہ جگہ قدیم وجدید فتنے پیدا ہورہے ہیں۔ ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے علمائے کرام اور دینی وسیاسی رہنما اپنے اندر بیداری پیدا کریں۔ قادیانی لابی امریکی واسرائیلی مفادات کے حصول کے لئے ترقی پذیر ممالک بالخصوص مسلم ممالک کو معاشی واقتصادی غلامی سے دوچار رکھنے کے استعماری منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامع مسجد جلال فرید ٹاؤن میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس ختم نبوت کا دعوت‘ تربیت اور تبلیغ کے لحاظ سے دینی تشخص آج بھی قائم ہے‘ جماعت کی شاخیں پوری دنیا میں قادیانیت کے خاتمہ کے لئے منظم اور مربوط بنیادوں پر کام کررہی ہیں۔ مبلغین ختم نبوت دنیا کے کونے کونے میں ناموس رسالت کا پیغام پہنچانے کا عزم لے کر روانہ ہوچکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس کے تبلیغی نیٹ ورک کی کوششوں سے اندرون و بیرون ملک ہزاروں قادیانی اور عیسائی اسلام میں داخل ہوچکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کے دفاع کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ دنیا کا کوئی قانون بھی توہین رسالت کے ارتکاب کی اجازت نہیں دیتا۔ گستاخ رسول کو کسی بھی لحاظ سے کھلی چھٹی نہیں دی جاسکتی۔ حکومت پاکستان کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ مسلمانوں کے متفقہ مسائل کو منظم بنیادوں پر حل کرے۔ دریں اثناء مولانا عبدالحکیم نعمانی نے دینی و سیاسی جماعتوں کے مختلف نمائندوں سے انفرادی ملاقاتیں کیں‘ بعدازاں مولانا قاری عبدالجبار‘ محمد اسلم بھٹی اور رانا عبدالشکور طاہر نے کام کو آگے بڑھانے کے سلسلے میں نئی تجاویز ان کے سامنے رکھیں جن پر غور وخوض کے علاوہ دیگر متعدد جماعتی امور پر باہمی مشاورت ہوئی۔

## قادیانی جماعت اکھنڈ بھارت کے نظریہ کو اپنا کر اسلام اور ملکی سلامتی کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہے: سیرۃ النبیؐ کانفرنس سے مقررین کا خطاب

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بلاک نمبر ۹ چیچہ وطنی میں سیرۃ النبی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت پیر جی عبدالجلیل نے کی۔ کانفرنس سے مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء' مولانا شاہ نواز فاروقی' مولانا عبدالحکیم نعمانی اور دیگر علمائے کرام کے خطابات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے سے ہی دائمی فوز و فلاح حاصل ہوسکتی ہے۔ مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء نے کہا کہ حضورؐ کی شخصیت ہر دلعزیز تھی' جاندار اور بے جان اشیاء نے بھی آپ کی نبوت اور ختم نبوت کی گواہی دی' آپ کی تعلیمات پر عمل کرکے دنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ مولانا شاہ نواز فاروقی نے کہا کہ آپؐ کی تشریف آوری سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کے زمانوں میں بھی آپؐ کی عظمت کے تذکرے موجود تھے۔ نام نہاد قادیانی جماعت اکھنڈ بھارت کے نظریہ کو اپنا کر اسلام اور ملکی سلامتی کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہے۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ اس وقت اسلام کے خلاف انگریز' یہودی اور قادیانی گٹھ جوڑ امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا' یہاں قادیانی و امریکی ایجنڈا نہیں چلنے دیں گے۔ ہر محاذ پر ان کی سازشوں اور ناپاک عزائم کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ اس موقع پر مولانا احمد ہاشمی' قاری شہباز' قاری زاہد اقبال' عبدالعلیم حنفی اور مولانا عبدالباقی بھی موجود تھے۔ الحمدللہ! یہ کانفرنس بھرپور کامیاب رہی۔

## وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال کو اپنے عہدے کا غلط استعمال کرنے کی وجہ سے برطرف کیا جائے: علمائے کرام

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) تعلیمی بورڈ کو آغا خان فنڈ کے حوالے کرنے کا فیصلہ فوری طور پر واپس لیا جائے۔ نصاب تعلیم میں اسلامی اقدار اور معزز شخصیات کے خلاف توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے والے عناصر کے خلاف مقدمات قائم کئے جائیں اور وزیر تعلیم زبیدہ جلال کو اپنے عہدے کا غلط استعمال کرنے کی وجہ سے برطرف کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے یہاں جامع مسجد مکی میں سیرت صاحب قرآن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق اور ملٹی نیشنل یہودی کمپنیاں اسلام کش اور مسلم دشمنی پر مبنی پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں۔ انسانی حقوق کے نام پر مسلمانوں کے بنیادی حقوق سلب کئے جارہے ہیں۔ یورپی ممالک میڈیا کے میدان میں نشریات کے تمام مورچوں پر ناجائز قبضہ کے ذریعہ اسلام کو بدنام کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک میں انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کی خلاف ورزی عروج پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن و سنت کے قوانین کو چھوڑ کر لارڈ میکالے کے فرسودہ نظام پر عمل کرنے سے مسلمان ذلت کی زندگی بسر کررہے ہیں۔ ہماری کامیابی کا راز توحید و ختم نبوت کے تحفظ میں مضمر ہے۔ اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید' مولانا شاہ نواز فاروقی' قاری زاہد اقبال اور دیگر علمائے کرام کے بھی مفصل بیانات ہوئے۔

## فتنہ قادیانیت کی طرح فتنہ عیسائیت اور منکرین حدیث کی بیخ کنی کرنا بھی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

عارف والا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ فتنہ قادیانیت کی طرح فتنہ عیسائیت اور منکرین حدیث کی بیخ کنی کرنا بھی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ میڈیا اور سفارتی کوششوں کے ذریعے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے مستعد افراد کی شدید ضرورت ہے۔ وہ یہاں مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والا میں جمعۃ المبارک کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ ممتاز عالم دین اور مدرسہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا عبدالوہاب بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم برسر اقتدار طبقہ کی قادیانی و امریکا نوازی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور تعلیم کے میدان میں آغا خان فاؤنڈیشن کی بے جا مداخلت بند کرنے کے مطالبہ کا اعادہ کرتے ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ہمارے اندرونی و بیرونی سفارت خانے قادیانیت کی تبلیغ کے مراکز اور دین دشمن لابیوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ روشن خیال اور لبرل اسلام کی یورپی

ختم نبوت

اصطلاحات کے در پردہ ملک کو سیکولر اور امریکا نواز ایجنٹوں کے سپرد کیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ حالیہ حکومت نے قادیانیوں اور باطل قوتوں کی مکمل پشت پناہی کر کے مذہبی و جہادی تحریکوں کو کچل دیا جبکہ ہمارے حکمرانوں کے موجودہ بیانات سے کشمیر کے جہاد سے بھی دستبرداری کا عندیہ ملتا ہے۔حکومت قادیانیوں اور عیسائیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی مکمل روک تھام کرے اور توہین رسالتؐ کے مرتکبین کو جلد کیفر کردار تک پہنچائے۔ بعدازاں مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جماعتی ساتھیوں سے تنظیمی امور اور تبلیغی حوالے سے مشاورت کی۔

## ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی جان' مال' عزت وآبرو کے ذریعہ منصب ختم نبوت کا بھرپور دفاع کریں: اجتماعات سے علمائے کرام اور مقررین کا خطاب

منڈی بہاؤالدین (رپورٹ...... ابوانس شوکت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام مختلف اجتماعات ۲۹/اپریل بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد تقویٰ محلہ طارق آباد' ۳۰/اپریل خطابت جمعۃ المبارک بمقام جامع مسجد نورالہدیٰ محلہ صوفی پورہ' بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال فتی محلہ' یکم مئی بعد نماز عشاء جامع مسجد مہاجرین واسو' ۲/مئی بعد نماز فجر جامع مسجد خلیفہ گوڑھا محلہ' بعد نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت کٹھیالہ سیداں' ۳/مئی بعد نماز فجر جامع مسجد صدیقیہ محلہ صوفی پورہ' بعد نماز عصر جامع مسجد ختم نبوت کوٹ نوابشاہ' بعد نماز عشاء جامع مسجد گنبدوالی ملت آباد کے نئی' بعد نماز فجر جامع صدیقیہ مسلم کالونی میں منعقد ہوئے۔ ان اجتماعات کی سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلع امیر مولانا ارشاداللہ صدیقی نے کی' نگرانی مولانا شوکت ایوب تونسوی' مفتی سیف الدین ملتانی مدرسین جامعہ نورالہدیٰ اور مولانا سہیل احمد نے کی جبکہ صدارت مولانا محمد اسحاق' قاری محمد اشرف قریشی اور مولانا سید بلال حسین شاہ نے کی۔ان اجتماعات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما وکیل ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ' مبلغ ختم نبوت ابومعاویہ مولانا محمد طیب فاروقی' صاحب طرز خطیب مولانا غلام زکریا گجرات' مقرر شیریں بیاں مولانا محمد اسماعیل پاہڑیانوالی نے خطاب کیا جبکہ تلاوت کلام پاک قاری امان اللہ رحمانی' قاری محمد اعجاز' قاری تنویرالحسن اور جامع نورالہدیٰ کے طلباء حافظ امین الرحمٰن' عمران اسلم' عمران یٰسین' سمیع اللہ خان نے کی اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صوفی عبدالرشید' صوفی محمد یامین اور بدر اشرف نے پیش کی۔علمائے کرام نے اپنے اپنے خطاب میں فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا اہم رکن اور بنیاد ہے جس کا تحفظ کرنا تمام مسلمانوں کا مشترکہ اوّلین فرض ہے۔علمائے کرام نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کے دعویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک سنت اور ادا پر کماحقہ عمل پیرا ہوں اور یہی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد حقیقی ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن سکیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی جان' مال' عزت وآبرو کے ذریعہ منصب ختم نبوت کا بھرپور دفاع کریں۔اس وقت لادینی قوتیں اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کے خلاف ہرزہ سرائی میں دن رات مصروف ہیں جس کے خلاف ہمیں متفق اور متحد ہو کر ان لادینی قوتوں کا ہر انداز میں تعاقب کر کے عشق رسالت کا فرض ادا کرنا ہوگا۔

علمائے کرام نے کہا کہ قادیانی دشمنان ملک وملت اور غداران اسلام ہیں۔ ان کا مکمل بائیکاٹ کر کے قادیانیت سے نفرت کا اظہار کریں تاکہ قادیانیوں کو سوچنے کا موقع ملے اور وہ حقیقت حال جان کر قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوں۔ علمائے کرام نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کے نصاب تعلیم میں تبدیلی کر کے اسلام' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرامؓ ازواج مطہراتؓ کی توہین وتنقیص کرنا نظریہ پاکستان کی بھی مکمل طور پر نفی کرتا ہے۔لہٰذا نصاب تعلیم کی شائع شدہ کتب کو فوری طور پر نذر آتش کر کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے خصوصاً وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال کو برطرف کر کے جیل میں ڈال کر ان پر توہین اسلام اور توہین رسالت کا مقدمہ چلایا جائے۔ان اجتماعات میں شہر کے ممتاز علمائے کرام مولانا عبدالماجد' مولانا محمد بلال' حافظ عبدالشکور' مولانا ریاض حقانی' مولانا فیصل' مولانا فہیم قاری محمد عثمان' مولانا قاری شمس الدین' قاری محمد سعید پھالیہ' مولانا خان اکرام اللہ نے شرکت کی۔ ان اجتماعات کے انتظامات میں ملک سرفراز' ملک مصباح' ملک محبوب' محمد عمر' پیر محمد اشرف' حافظ جاوید' زاہد شکیل اور دیگر احباب نے حصہ لے کر انہیں کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی محنت اور کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔اس موقع پر مولانا محمد طیب فاروقی نے جن مساجد میں یہ اجتماعات منعقد ہوئے ان تمام مساجد کی منتظمہ کمیٹیوں کا ان اجتماعات کو منعقد کرنے کی اجازت دینے پر شکریہ ادا کیا۔

☆☆..........☆☆

## امن کے داعیوں کے ساتھ ظلم نہ کیا جائے: مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (نامہ نگار) علمائے کرام اور ان کے لواحقین کی شہادت ریاستی دہشت گردی ہے۔ یہ ظلم کا بازار کب تک گرم رہے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں امن کا پیغام لے کر آئے' ہم بھی دنیا میں امن کے داعی ہیں' امن کے داعیوں کے ساتھ ظلم نہ کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت والی چادر تلے ساری دنیا آباد ہے۔ ہم اپنے اعمال و کردار کی وجہ سے نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت والی دعاؤں کی برکت سے زندہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد پوری کائنات میں امن وسکون کے راستے کھلے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت والا دستور قرآن کی صورت میں لائے ہیں۔ عدل اور امانت اسلامی حکومت کے دو ستون ہیں۔ اگر ملک میں عدل نہیں تب بھی امن نہیں ہوگا اور اگر امانت نہیں تب بھی امن نہیں ہوگا۔ جو ملک امن چاہتا ہے وہ اپنے یہاں عدل وامانت کو قائم رکھے تو اس ملک میں خودبخود امن قائم ہوجائے گا۔

## اظہار تعزیت

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے مولانا محمد یعقوب مدیر "الہدیٰ" کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا محمد یعقوب ہرنولی ایک جید عالم دین اور دین کا درد رکھنے والے عالم تھے' ان کی وفات سے ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ مولانا محمد یعقوب ہرنولی کا تعلق حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ سے تھا۔

کوئٹہ (رپورٹ: حافظ خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عاملہ کا اجلاس صوبائی امیر مولانا عبدالواحد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کے اس بیان پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ حدود آرڈی نینس اور ناموس رسالتؐ کے قانون کا ازسرنو جائزہ لیا جائے گا۔ اجلاس نے انتباہ کیا کہ توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈی نینس میں کسی قسم کی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی اور نہ ہی کسی کو اس کی اجازت دی جائے گی۔ توہین رسالت کا قانون ختم کرنے کی خواہش لئے ہوئے کئی حکمران اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان ناموس رسالت کی توہین برداشت نہیں کرسکتا۔ اس قانون کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دی جائے گی۔ اسی طرح حدود آرڈی نینس میں کوئی ترمیم نہیں کرسکتا کیونکہ یہ حدود اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں۔ اجلاس میں ایک روزہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس اور ختم نبوت سیمینار منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اجلاس میں مولانا قاری عبداللہ منیر' مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' حاجی سید شاہ محمد' حاجی چوہدری محمد طفیل' حاجی نعمت اللہ خان' حاجی سراج آغا' حاجی خلیل الرحمٰن' حاجی محمد الیاس' غازی عبدالرحمٰن' حاجی زاہد رفیق' حافظ خادم حسین گجر' غلام یٰسین' آصف' محمد نواز' حاجی محمد بابر' عارف محمد بھٹی اور دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔


مفت

**ختم نبوت خط و کتابت کورس**

گھر بیٹھے بذریعہ خط وکتابت۔ عقیدہ ختم نبوت، حیات ونزول حضرت عیسیٰؑ، خروج دجّال، ظہور حضرت مہدیؓ اور دورِ حاضر کے فتنوں کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ کورس کی تکمیل پر ایک خوبصورت سند حاصل کریں۔ داخلے کے خواہشمند اپنا نام، تعلیمی قابلیت اور مکمل پتہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

CONTACT 0333-5126313 0333-5105991 پوسٹ بکس 1347 اسلام آباد

**خالد مُبین** بروکر

چاول کی خرید و فروخت بہترین تجارت ہے

پنجاب کا اعلیٰ کوالٹی سپر کرنل باسمتی، سپر کرنل سیلہ، ایکسپورٹ کوالٹی چاول کی خرید و فروخت میں آپ کے بااعتماد معاون۔

Reg

CONTACT: 0333-5126313, 0571-513003

نسواری بازار راولپنڈی

# فخر کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ

الٰہی کس سے بیاں ہوسکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرارؐ
تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی
تو نورِ شمس ہے گر اور نبی ہیں شمس نہار

حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جان جہاں
تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ نور دیدۂ بیدار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے
کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
اڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پس مرگ
کرے حضورؐ کے روضے کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسمؔ کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

REGD. NO. SS-160

# کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

## قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

### ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسولِ آخرﷺ، سیرتِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

### الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

## جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

# ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

### تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

- خریدار بنیئے ـــ بنائیے
- اشتہارات دیجئے
- مالی امداد فراہم کیجئے

**اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے**